

صرف ایک دعویٰ ہے۔  
کہتے ہیں پچھے دل سے تباہ کر کے  
انسان خدا کے عذاب سے چھکا را پاسکتا  
ہے میکن دنیا دالوں کی زبان سے محفوظ  
ہنسیں رہ سکتا۔

آخِر کار جب لوگوں کے طفے اس  
نیک مرد کی برداشت سے باہر ہو گئے  
اس نے اپنے پیرے شکایت کی کہ  
میں لوگوں کی زبان سے بہت تکلیف  
میں ہوں۔

پیرے جواب دیا۔ "خدا کا شکر ادا  
کر کے لوگ میساتیرے بارے میں نیمال  
کرتے ہیں تو اس سے بہتر ہے۔ اور  
مجھے دیکھ کر لوگوں کا حسن ظن میرے  
بادے میں بہت زیادہ ہے اور اس  
ملج میں سراسر نعمatan میں ہوں۔ عزم  
کھانا اور فکر مند ہونا میرے لیے زیادہ  
ضروری ہے جو کچھ لوگ میرے بارے  
میں کہتے ہیں اگر میں دیکھتا تو نیک  
سیرت پارسا ہوتا میں پڑوسیوں  
کی آنکھ سے پوشیدہ ہوں میکن اللہ  
 تعالیٰ میرے ظاہر اور باطن دونوں سے  
دافتہ ہے۔



## حکیم لقمان کی نصیحت

ملک یونان میں کسی قابلے کو ڈاکوؤں نے لوٹ لیا اور اس  
میں شامل سوداگروں کا بہت سامال چھین یا۔ انہوں نے ڈاکوؤں  
کی منت سماجت کی خوب روئے اور چلاتے ہیں ان سنگ دل  
تزاویں پر ذرا اثر نہیں ہوا جب سیاہ دل والا چور کا سیاہ ہو گا تو  
وہ تماٹے والوں کی گیرہ وزاری کا غم نہیں کرے گا۔

حکیم لقمان بھی اس تماٹے میں سفر کر رہے تھے۔ ایک شخص نے  
ان سے کہا کہ آپ ڈاکوؤں کو نصیحت کریں تا یہ کچھ مال چھوڑنے پر  
راضی ہے جائیں کیونکہ اگر یہ سارا مال چلا گیا تو ہمیں بے حد دکھ ہو گا۔  
حکیم لقمان نے کہا ڈاکوؤں کو نصیحت کرنا بے سود ہے۔ زندگی کھلک  
ھٹکے رہے کا زندگی صیقل سے بھی دور نہیں ہو گا۔ سیاہ دل والے  
کو نصیحت بے کار ہے کیونکہ لوہتے کی کیل کو پتھر میں گاڑنا ممکن نہیں۔  
خوشحالی کے دور میں غربا اور سکین لوگوں کی خیبرگیری کرنی چاہیلے  
کیونکہ رُتے ہوئے دلوں کو جوڑنے سے بلا یہیں مل جاتی ہیں۔ جب کوئی  
مزدورت مدد تیرے پاس آئے تو فوراً اس کی مدد کر دے نہیں تو ظالم زبردستی  
چین لے گا۔

## لوگوں کی زبان سے محفوظ رہنا مشکل ہے

ایک شخصی کا اللہ نے ہدایت دی اور گناہوں سے تائب ہو کر  
یہ دھرے راستے پر آگیا۔ بعد ازاں نقیروں کی ایک جماعت میں شمولیت  
اخیار کر لئے نقیروں کی محبت کی برکت اور سچائی کی بدولت اس کی  
برائیاں اچھائیوں میں تبدیل ہو گئیں۔ میکن دنیا والے سمجھتے تھے  
کہ وہ اب بھی اپنی پہلی فطرت پر قائم ہے اور یہ عبادت دریافت

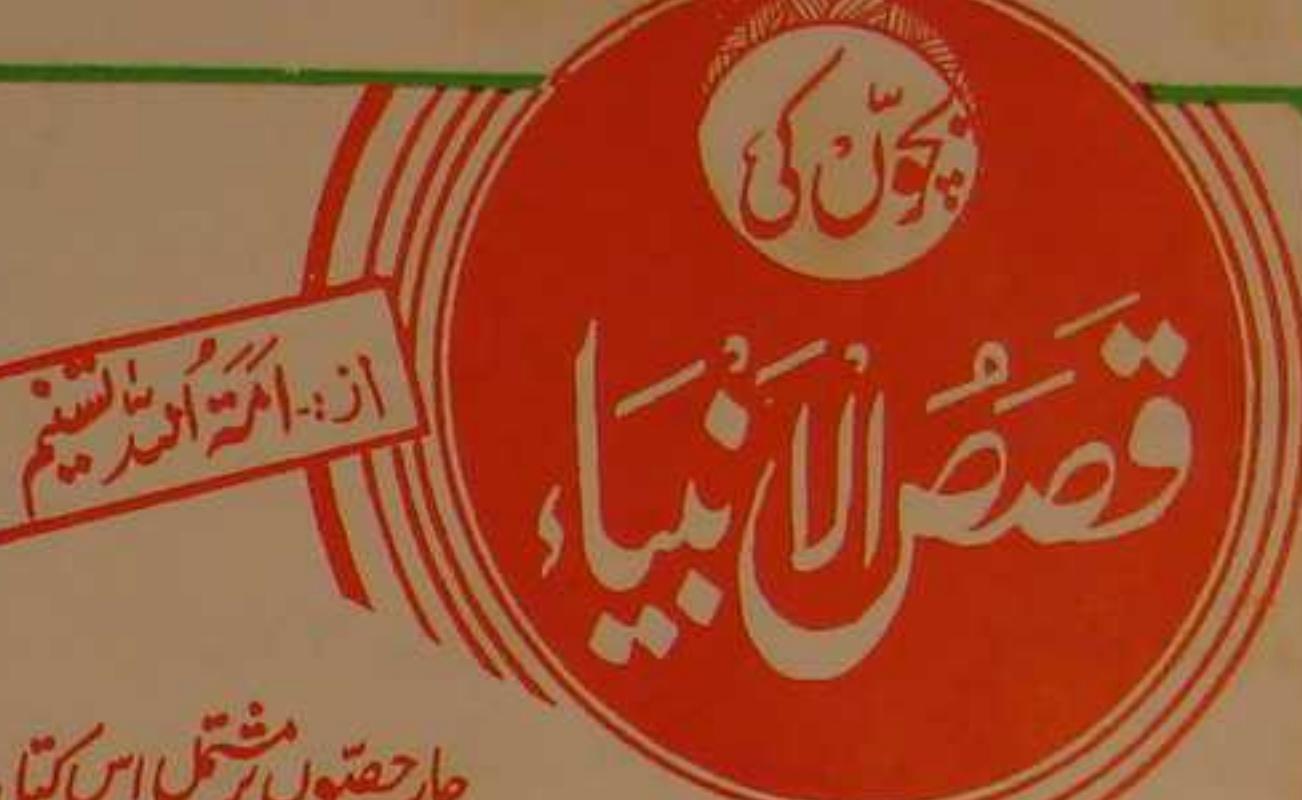
# RIZWAN

R.N. 2416 /57

LW/NP 58

172/54 Mohammad Ali Lane Gwynne Road Lucknow-226 018.

Ph. 270406



چار حصوں پر مشتمل اس کتاب میں بچوں  
کی آسان زبان میں تپیوں کے حالات لکھے گئے ہیں، حرف قرآن مجید اور احادیث  
کی روشنی میں، اس کتاب کے بارے میں مفتیر قرآن مولانا عبد اللہ جدوري آبادی سے  
فرماتے ہیں:-

”ان سے چھٹے بھائی مولانا فیض ابو الحسن علی ندوی کی کتاب ”قصص النبین للاطفال“  
اب نہ کسی تعریف کی محتاج ہے ز تعارف کی بہلیں و شستہ عربی میں پیغمبر ﷺ کے سچے  
سبق آموز پڑھایت حالات لڑکوں اور بلوڑھوں سبکے پڑھنے کے قابل، ان ہیں صاحب  
نے یہ کہی کہ انھیں دعا طالب کو عربی سے اردو میں منتقل کر دینا ہے، کتاب ترجمہ نہیں ترجمہ  
کچھ بڑھ کر ہے زبان کی خوبیاں دیکھنے سے تعلق رکھتی  
ہیں، جوڑ کے لارکیں اس کو پڑھیں گے۔“

حصہ اول  
حضرت ادم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام حضرت ہود حضرت صالح ایمت۔

حصہ دوم حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت لاٹ علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام ایمت۔

بھی سیکھتے  
جائز ہے

حصہ سوم حضرت موسیٰ علیہ السلام ایمت۔

حصہ چارم حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام  
حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایمت۔

مکتبہ سلام  
۲/۵۳ احمدی علی لین گوٹ روڈ  
لکھنؤ ملبوہ ۲۲۶۰۱۸

بیگار کا رَحْضُرَتِ مولانا مُحَمَّد شاہزادی حسَنی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ

## نحو این کا ترجمان



Ph. 270406

سالانچہ

- \* برائے ہندوستان: — ۹۰ روپے
- \* معاونین: — امامہ حسنی: ۳ میونہ حسنی
- \* غیر ملکی ہوائی ڈاک: — ۲۵ رامکی ڈاک
- \* فیشمارہ: — ۸ روپے

اطیبیہ: — محمد حمزہ حسنی  
معاونین: — امامہ حسنی: ۳ میونہ حسنی  
احق حسنی ندوی: ۷ جعفر مسعودی ندوی

نوٹ: درافت پر ریکھیں: RIZWAN MONTHLY

ماہنامہ رضوان ۱۴۲/۵۲۔ محمد علی یعنی، گوئی روڈ، ریکھیں:

اطیبیہ پرنسپل پبلیشور محمد حمزہ حسنی نے مولانا محمد نانی حسنی فاؤنڈیشن کے لئے نظامی آفٹ پرنسپل ہیز اکفیز رضوان، محمد علی یعنی سے شائع کیا

آج ہمارے لکھ میں سلانوں کے لیے بڑی  
 نازک صورت حال ہے یا کم اسداں ہوں اتفاقاً ہر جگہ  
 سلانوں کو بے خل کیا جا رہا ہے اور ان کو بے اثر بنا کیا جا رہا ہے اور سب  
 سے بڑے خطرہ کی بات یہ ہے کہ آہستہ آہستہ ایسی صورت حال پیدا کی جا رہا ہے کہ  
 مسلمان اپنے دین و شریعت سے محروم ہو جائیں اور یہ کام اتنے منصوبہ بند طریقہ پر ہو رہا ہے  
 جس کی وجہ سے لاکھوں مسلمان پچھے اپنے دین سے دور رہتے جا رہے ہیں اور حالات ائے خلزاں  
 ہر پچھے ہیں کہ اگر یہ نے پوری قوت کے ساتھ اس سازش کا مقابلہ نہیں کیا تو اس ملک میں اسلامی  
 وجود ختم ہو جائے گا — لیکن اس دینی ارتاداد کے خطرہ اور سازش کا مقابلہ محسن افسر و ادارا خباری  
 بیانات سے نہیں ہو سکتا بلکہ علمی طور پر اس کی لیے اعدام کرنا ہوں گے۔  
 سب سے پہلے علمی مخافیز ہم کو اپنی سرحدیں محفوظ رکنا ہوں گے ہم میں ہر شخص اپنی ذمہ داری محسوس  
 کرے اور علمی اعدام کرے تب تو کچھ ہو سکتا ہے اگر ہم میں احساس ہی نہیں پیدا ہو گا تو ہم کچھ بھی  
 نہیں کر سکتے — ہم میں سے جو لوگ سجدوں کے ذمہ دار ہیں ملن کی یہ ذمہ داری کے  
 کروہ اپنی زیر انتظام مساجد میں مکتب تامم کریں چاہے صبح کا مکتب ہو یا شام کا صبح کا مکتب  
 ان بچوں اور بچیوں کیلے ہو حسکاری اسکولوں میں تعلیم حاصل کرے تو اس  
 تارکان بچوں اور بچیوں کو دینی تعلیم دی جاسکے اور ان کے عقیلہ کی  
 حفاظت ہو سکے — اسی طرح بडگہ ایسے  
 رہائی صفحہ ۲۱ پر

## اپنی بہنوں سے

حمد للہ

حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

سید شمس الدین حسین شاہ صاحب

یہ کرشمہ ہے شیخ غواری کا

رشید عرشی

چغا خوری

مولانا منقتوی محمد ضیاء الحق دہلوی

چین میں

اسلام کی پہلی کرن

ڈاکٹر ندا حسین

سوال جواب

راشد حسین ندوی

کھریلو فتح

عائشہ صدیقی

اس پراغ کو گلنہ ہونے دیجئے

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی

بچوں کا گوشت

عادل اسیر دہلوی

اپنی بہنوں سے

مدیر

کتاب ہدایت

مولانا محمد منظور نعمانی

حدیث کی روشنی

امۃ اللہ تینیم

نعت شریف

اثر عبتسی

سیرت طیبہ کا علی پہلو

باکر شفقت تبریزی سہماں

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفقت

مسعود احمد فاسی فیروزالی

اسلام کے آداب معاشرت

مولانا محمد اقبال تریشی

دعا مانگنے کا طریقہ

۳

۴

۵

۶

۷

۸

۹



میں اس دعا کے بعد ہی متعلقاً ان الفاظ  
میں بیان فرمایا گیا ہے کہ:

فَهَذِئْنَ هُمْ بِإِذْنِ اللّٰهِ لِقَوْعٍ (۳۲)

پھر یہ مواکب اللہ کی مدد اور اس کے حکم  
سے ایمان رکھنے والے اس تقلیل انتداد  
گزد نے دشمن کی کثیر التعداد فوج کو شکست  
دے دی؟

## الْخُلُقُ حَسْنٌ

سورہ بقرہ میں اگلے دور کی ایک  
جاعت بجا بین کا ذکر کیا گیا ہے کہ ان  
کا سابق ایک بڑے طاقت ور اور  
بڑا فوج رکھنے والے دشمن (ربالوت)  
کی مدد صبر کرنے والے الوں کے ساتھ ہے.  
وہ کھنڈ دلے تو کچھ کمزور دل اور ایمان  
وہ کھنڈ دلے تو جالوت اور اس کے  
لشکروں کو دیکھ کے ہی بہت ہماری میٹھے  
ادا نہیں نہ کھا کر ان سے منکریں  
کہا ہم میں طاقت نہیں ہے (الاطافۃ  
لَذَا الْيَوْمَ يَحْمَلُونَ وَجْهَهُ دِهِ)

لیکن جن کے دلوں میں ایمان کی  
طاقت کھنڈیں نہ کھا کر فتح و شکست کی  
لیکن جن کے دلوں نے اپنے  
دعا مانگی اور عرض کیا:-  
رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبَّتْ

أَفَدَامَنَا وَأَنْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ  
الْكَفَّارِينَ (بقرہ - ع - ۲۲)

لے ہمارے پروردگار! اسیں صبر  
سے سرشار کرے اور ہمارے قدم  
جمادے ادا اس کافر گروہ پر فتح حاصل  
کرنے میں ہماری مدد فرم۔

وَاللّٰهُ مَعَ الصَّابِرِينَ (بقرہ - ۵) (لیقوع ۳۲)

میں اس دعا کے بعد ہی متعلقاً ان الفاظ  
میں بیان فرمایا گیا ہے کہ:

فَهَذِئْنَ هُمْ بِإِذْنِ اللّٰهِ لِقَوْعٍ (بقرہ - ۳۲)

پھر یہ مواکب اللہ کی مدد اور اس کے حکم  
سے ایمان رکھنے والے اس تقلیل انتداد  
گزد نے دشمن کی کثیر التعداد فوج کو شکست  
دے دی؟

اس پوری اردواد سے معلوم ہوا کہ اللہ

تعالیٰ سے صبر کی توفیق حاصل کرنے کا

راستہ یہ ہے کہ بندہ خود عزم وہیت سے  
کام لے اور پورے اخلاص و الحاح  
کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے صبر کی توفیق  
ادا اس کا نیضان مانگ، جو بندہ ایسا  
کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو صبر کی دلت

اور طاقت عطا فرمائے گا۔

**صبر والوں کا انجام اور مقام**

اگرچہ مندرجہ بالا اکثر آیتوں میں بھی  
صبر کے حکم اور اس کی تلقین کے ساتھ

اس کے اجر اور اس کی خوش انجامیوں  
کی طرف اشارات موجود ہیں، تاہم دو  
تین آیتوں میں صبر کے اجر و انجام ہی  
کے تعلق اور بھی پڑھ لیجئے۔

سورہ رعد میں ایک بندگان بندوں  
کے خاص اوصاف و اخلاق کا ذکر کیا گیا  
کرنے میں ہماری مدد فرم۔

پھر اس بورکہ کا انجام قرآن مجید

## سچائی اور راست بازی

قرآن مجید سے جن اخلاق کی بہت  
زیادہ اہمیت اور فضیلت معلوم ہوتی  
ہے ان میں سے ایک سچائی اور راست  
بازی بھی ہے، پھر قرآن مجید ہی سے  
یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ صفات  
و سچائی کا مطلب صرف یہی نہیں ہے  
کہ زبان سے غلط اور خلاف واقعہات  
نہ کھا جائے اور پچ بولا جلو بدل اس  
کا دارہ بہت وسیع ہے اس میں دل  
کی سچائی اور عمل کی سچائی بھی شامل  
ہے دل کی سچائی کا مطلب یہ ہے  
کہ اس میں کسی قسم کا نفاق اور کوئی ادعا  
فریب نہ ہو اور عمل کی سچائی یہ ہے کہ  
جو عقیدہ اور قول ہو وہی عمل بھی ہو  
اوہ ظاہر و باطن میں پوری یہی کیا نہیں ہو  
جن بندوں کا یہی حال ہو وہی قرآن مجید کی  
اصطلاح میں صادق ہیں اور اگر اسی صفت  
میں کامل ہوں تو صدقی ہیں اور قرآن مجید  
کی دعوت و تعلیم یہ ہے کہ آدمی کو ایسا ہی  
ہونا چاہئے اور ایسوں ہی کے ساتھ رہنا  
چاہئے تاکہ محبت صالح رضا صالح گزد  
کے فطی اصول پر ان کی ہر ہنگی نصیب ہے

صبر کے حکم اور اس کی تلقین کے ساتھ  
تعالیٰ کی فنا نہداری کرنے والے  
اسی طرح سورہ احزاب میں جہاں  
مسلمان مردوں اور عورتوں کو ان کے  
ایمانی اوصاف و اخلاق کی بناء پر منفعت  
ورحمت کی بشارت سنائی گئی ہے  
دہاں بھی صبر کی صفت کا ذکر خصوصیت  
کے ساتھ کیا گیا ہے ارشاد ہے:-  
وَالصَّابِرِينَ وَالصَّدِيقِينَ وَالْقَنِصِينَ  
(احزاب - ۵)

صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والے  
عورتیں۔

اس کے بعد اسی قسم کی ان چند اور  
اخلاقی صفات بیان کرنے کے بعد  
ارشاد فرمایا گیا ہے:-  
أَعَذَ اللّٰهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَآخِرَ عَظِيمَاهُ  
(احزاب - ۵)

اور وہاں (جنت میں) ان کے گھر  
کے ہر دروازے سے فرشتے ان کے  
پاس ان کے اکرام کے لیے آئیں گے  
اور کہیں گے کہ سلام ہوتا پر بسب  
اس کے کہتے دنیا میں صبر کو اپنا  
بندیوں کے لیے مغفرت رکا فیصلہ  
کا ٹھکانا۔

اور سورہ آل عمران میں جنتی بندوں  
کے اوصاف و اخلاق بیان کرتے  
کیا مقام ہے اور صابرین کے لیے  
دینا اور آخرت رہی میں کیسی کیسی  
خوش انجامیوں کی اللہ تعالیٰ کی طرف  
ارشاد ہے:-  
أَصْلِيْرِينَ وَالصَّدِيقِينَ وَالْقَنِصِينَ  
الآلية۔ - رآل عمران (۲۰) (لیقوع ۳۲)

## ثابت قدیمی

# اور استفاقت

حضرت ابو عمرہ سفیان بن عبد اللہ  
سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا  
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو  
اسلام کے بارے میں ایسی بات بتلا  
دی جسے کہ میں پھر کسی سے نہ پوچھوں۔ آپ  
نے فرمایا کہ وہ امانت ہے میں اور پھر اس  
پر ثابت قدم رہو۔ (مسلم)

**کوئی محض عمل سے بخات پائیگا**  
حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تے  
فرمایا اعدال سے کام لوادر میاز روی  
اختیار کرو، یاد رکھو کوئی محض عمل کی  
وجہ سے بخات نہیں پاسکتا۔ انہوں  
نے کہا ہے آپ؛ فرمایا تھے میں، مگر یہ کہ اللہ  
 تعالیٰ مجھ کو اپنی رحمت اور فضل سے  
ڈھانپ لے۔ (مسلم)

ذمہ داری میں اور بخمارے  
یا اس میں وہی ہے تم کو حکم دیا گیا ہے  
انَّ الَّذِينَ قَاتَلُوا رَبَّنَا اللَّهَ تَعَالَى  
أَسْقَمُوا وَاتَّزَلَ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ  
الآتَّخَافُوا وَلَا حَرَّنُوا وَابْشِرُوا  
إِنَّ الَّذِينَ قَاتَلُوا رَبَّنَا اللَّهَ تَعَالَى  
أَسْقَمُوا فَلَا خُوفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا  
هُمْ يَحْزَنُونَ وَهُوَ لَكُمْ أَصْحَبُ  
الجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا جَزَاءً بِمَا  
عَمِلُوا إِنَّمَا كُمُّ فَعُولَوْنَ ۝

رجد ۲۶ سورہ احقاف ع ۲۴

بیشک جنہوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ  
ہے پھر ثابت قدم رہے تو نہ ان کو  
خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔  
وہی لوگ جنت والے ہیں وہ اس  
درونہ غمگین ہو اور اس جنت کی خوشخبری  
سن جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے  
ہم بخمارے دوست ہیں دنیا کی

## مخلوقات کے بارے میں عنور کرنا

قل اَتَمَا اَعْظَمْتُهُمْ بِوَاحِدَةٍ  
اَكَانَقُومُوا فِي شَدَّةِ مُشْتَهَىٰ وَفُرَادَىٰ  
شَدَّةَ تَسْفِكُو وَفَا (سباع ۵)

کہہ دو کہ بیشک میں تم کو ایک بات کی

نیجت کرتا ہوں یہ کہ کھڑے ہو اتنے کے  
طرف یکسے بچھائی گئی۔ پس یاد دلائیے  
آپ یاد ہی دلانے والے ہیں۔  
اوَّلَمْ يَسِيُّ ذَلِكَ الْأَرْضَ فَيَسْتَهِنُوا  
كَيْفَ تَمَادَ عَاقِبَةُ النَّذِيْنَ مِنْ أَقْبَلُهُمْ  
كَانُوا أَشَدَّ مُهَمَّةً فَوْهُمْ أَنَّارُوا  
الْأَرْضَ وَعَمِدُوهَا أَكْثَرَ مِنْ  
عَمَرُهَا حَمَاءَ تُهْمَمُ رُسْلَمَهُ  
يَا الْبَيْتِ فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ  
وَلِكُنْ كَانُوا أَفْسَدُهُمْ يَظْلِمُونَهُ  
رال عمران ع ۲۰

بیشک آسمان اور زمین کی پیدائش  
اور رات دن کے اختلاف میں عقلمندوں  
کی لئے نشانیاں ہیں۔ وہ لوگ جمال اللہ  
کو کھڑے اور بیٹھے اور میلوں پر یاد  
کرتے ہیں اور آسمان و زمین کی پیدائش  
میں غور کرتے ہیں۔ ابے ہمارے  
پروردگار تونے ان کوئے فائدہ نہیں  
بنایا تو پاک ہے پس ہم کو درزخ  
کے عذاب سے بچا۔

آفلاً يَنْظَرُونَ إِلَى الْأَيْمَلِ كَيْفَ

خُلِقُتُ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ  
وَإِلَى الْأَجْنَالِ كَيْفَ نُصْبِتَ وَإِلَى

الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ فَذَكَرَ إِنَّمَا

أَنْتَ مَدْحُوزٌ (غاشیہ ع ۱)

کیا اذشوں کی طرف نہیں دیکھتے کیسے  
پیدا کیے گے اور آسمان کی طرف  
کیے بلند کیا گیا اور پہاڑوں کی

کہ اپنے پیارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل کر کے اپنی دنیا  
اور آخرت کو سوارنے کی کوشش کریں  
اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی زندگی گزارنے  
کی توفیق عنایت فرمائے رہا ہے (آمین)

## لغت شعری

### اشرعبتا سی

سرکار نے حیات کو کامل بنادیا  
دنیا کو بخوات کے قابل بنادیا  
اللہ نے نقش پاکے قیادت حضور کا  
لاکھوں لوگوں نے صاحب منزل بنادیا  
قرب بھننے حسن صلیہ یہ عطا کیا  
بھکر ہوؤں کو سرکبر کامل بنادیا  
اک خواب تھا حضور کے روپ کو دیکھنا  
بخت رسل نے عمر کا حاصل بنادیا  
کر کے بلند جسم تو حید آپ نے  
اقدام کفر و شرک کو باطل بنادیا  
تعیل ویں کو فطرت انساں میں دھل کر  
کارسل کو آپ نے کامل بنادیا  
مشکل کشا حضور کے دست کم ہوتے  
دنیلے جب حیات کو مشکل بنادیا  
جس ول پران کی پیشتم کرم سانپر گئی  
اس آئینہ کو مہرمعت اقبال بنادیا  
ٹوپان بے بناہ میں سرکار نے اثر  
موجوں کو ہمارے لیے ساحل بنادیا

### اقیمه، لطفقت

کی پوری زندگی ایک بے شمار مثالوں  
سے بھری پڑی ہے، ہم سب کو چاہیے

طرف کیز کھڑا ہے گے اور زمین کی  
طرف یکسے بچھائی گئی۔ پس یاد دلائیے  
آپ یاد ہی دلانے والے ہیں۔

إِنَّ فِي الْخَلْقِ الشَّعُوْدَاتِ وَالْأَذْفَنَ وَ  
الْخِتَالَفِ التَّلِيلِ وَالنَّهَادِ لَا يُعْلَمُ  
لِأَوْلَى الْأَلَمَابِهَةِ الَّذِيْنَ يَذَكُرُونَ وَ

كَيْفَ تَمَادَ عَاقِبَةُ النَّذِيْنَ مِنْ أَقْبَلُهُمْ  
كَانُوا أَشَدَّ مُهَمَّةً فَوْهُمْ أَنَّارُوا  
الْأَرْضَ وَعَمِدُوهَا أَكْثَرَ مِنْ  
عَمَرُهَا حَمَاءَ تُهْمَمُ رُسْلَمَهُ  
يَا الْبَيْتِ فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ  
سُبْحَانَكَ فَقِتَاعَذَابَ النَّادِيِّ

(روم ع ۱۱)

کیا انہوں نے زمین کی سینہیں کی۔ پس  
دیکھیں کہ ان لوگوں کا کیا انجام ہوا جو  
ان سے پہلے تھے وہ ان سے قوت میں  
زیادہ تھے انہوں نے زمین اکھاڑا  
اور اس کو اس سے زیادہ آباد کیا جتنا  
انہوں نے آباد کیا اور ان کے پاس  
ان کے پیغڑ دیلوں کے ساتھ آئے  
تو اسہان پر ظلم کرنے والا ہیں حق  
یکیں وہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے تھے۔

### حدیث

یہ حدیث گزر چکی ہے کہ عقلمندوں ہے  
بھملے اپنے لفڑی کی دیکھ بھال کی۔

ماحتاج رعنوان بخشنده

## سیرت طہب ۸ علیہ السلام

نے حکم دیا ہے اور جس پر چلنے کو آسان بنانے کے لیے حضور نے خداوند پر عمل کر کے دکھایا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا عجائب آپ کا پاکیزہ اور بے داع کروار ہے جب مشرکین مکنے آپ کی نبوت کی دلیل مانگی تو قرآن پاک نے آپ کی پاکیزگی اور کردار پر مہربانت کر دی۔ ترجمہ:-

لے گوہ فرش! میرا بچپن سیری جوانی میری اساری عمر تھاری آنکھوں کے سامنے گزریا ہے مجھیں اس میں کبھی کوئی لفڑی موجود ہے۔ ارشاد باری تھا لفڑی ہے۔  
لقد سے ان لکھمیں رسلوں کے سامنے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی خیر برکت اور رحمت دشافت ہے جس کو ثابت کرنے کے لیے نہ کسی دلیل کی ضرورت ہے اور نہ ثبوت کی کیونکہ خود خالق ارض دہلانے آپ کو مخاطب کر کے فرماتا۔ ترجمہ: یعنی ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دہلوں جہاں کے سامنے کیے رحمت بتا کر بھیجا (سرقة الانبياء)  
حضر اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا سلسلہ نظر آتا ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے لیے اسیں پر کھیلی گئی ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محترمہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور جس کے لیے اسیں پر گرام موجود نہ ہو۔  
رسول ہیں (۲) نماز کی بات اعادہ ادا یسی کی جیات طیبہ قرآن حکیم کی علی تفیر ہے۔  
قرآن پاک کے احکامات اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل و فعل میں ذرہ بار برق  
نظر نہیں آتا۔ آپ جن اصولوں کے داعی تھے وہ فرمادیا۔ معاشرہ اور قرموں کی زندگی راستہ پر چلاتا ہے جو اس کے خاتم رہا۔  
ماہام رضا ان کھنو

عظیم ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے  
اعتماد کرتے تھے کہ اپنی امانتیں ان۔ کہ  
ترجمہ: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان پر  
احسان فرمایا کہ انہیں سے ایک رسول  
بعوث فرمایا اور پھر فرمایا تے نبی اہم نے  
حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے قرآن کیم پر عمل پیرا ہو کے ہمارے  
آپ کو صرف اس لیے بھجا کہ آپ تمام  
جهانوں کے لیے رحمت ہیں (القرآن)  
عمر بھر منافقوں میں گھرے رہے آپ  
آپ کی ذاتی زندگی میں سخاوت ایثار  
کے اور پرست طرح کا دباؤ دا لایا مسجد۔ کر  
ایفا کے عہد نہ برونق انتہا عفو حلم شرما  
کہا گیا۔ شعبابی طالب میں محصور رکھا  
و حیا شفقت و رحمت اور خوش طبعی  
گیا۔ طائف کے بازاروں میں لہو لہان  
کے لیے ان گنت شالیں ملتی ہیں یہ حضور  
کی علی زندگی کی اعزاز کے بد دوں  
کیا گیا۔ راستے میں کلٹے بچائے گئے  
کو اسلام کا گردیدہ بنادیا تھا۔  
حضر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت  
پر ظلم و ستم کی انتہا کر دی گئی۔ رحمت  
پر مجبور کیا گیا اور پھر ہاں بھی سکون  
کے نہ رہنے دیا گیا۔ مدینہ کے ہبودیوں  
کی منافقت سے نامہ اٹھانے کی  
کوشش کی گئی۔ ان تمام تکالیف کے  
جو کسی فردواد کا دستہ رزندگی نہیں بلکہ  
جہاںوں کے لیے ایک مکمل دستور  
یاد ہو۔ آپ اپنے عزم سے ایک اپنے  
پرے نہ ہٹتے اور صدق و اخلاص کے  
چیات ہے۔ یہ بات روز روشن کی  
ساتھ مصبوط چنان کی طرح قائم رہے۔  
طرح عیال ہے کہ کائنات میں حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی  
خالی کائنات نہیں نوع انسان کو  
تحلیق فرمائیں کیا رہنا ہی کے لیے تقریباً  
سو ایک لاکھ تین سو بیویت فرمائے جو  
ہے جس کی زندگی سیفیر بعوث فرمائے جو  
قابل عمل اور سرہشیہ زندگی کے لیے  
اپنے اپنے دور میں پیغام الہی کی ترویج  
قابل عمل نہونہ ہو۔ اگر کسی نے شالی  
اور اشاعت کی ذمہ داریاں انجام دیتے  
رہے۔ سب آخر میں نبی اکرم کو خاتم النبیین  
بنائے کے لیے ایک احمد علیہ السلام  
زہرا میں ایک احمد علیہ السلام کے والد کو دیکھے

نوز تھی۔ آپ نے مفہوم عدیلہ اور انتظامیہ کا اہتمام فرمایا معاہدوں کی پابندی کی سفارشیں کا بندوبست کیا اور ریاست مدینہ کے خدمہ خالی متعین فرائی۔

خود کرتام انسار کی سیرتیں تقابل قیقد اور پیرودی ہیں لیکن ان میں سے غالباً اور اعلیٰ نوونہ صرف حضور امیر صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے اور آپ کا پیغام نام نسلی بنی نوع انسان کے لیے ہے۔

۱۔ حضور جب صلحیا پڑے ملتہ نسلام کرنے میں پہلے کرتے اور خوب گرم جوشی سے مصافحہ کرتے۔

۲۔ آپ جب جہاد کا حکم فرماتے تو بس سرے جہاد کے لیے خود تیار ہوتے اور اگلی صفوں میں شامل کر جائیں لرا تھے۔

۳۔ ملیفوں کی عبادت کرتے۔

۴۔ جنازوں میں شرکت کرتے۔

۵۔ غلاموں کی دعوت بخوبی تبریز فرماتے۔

۶۔ بکریوں کا دددھ خود دده لیتے کپڑوں میں پیوند لگایتے جو لوگوں کی مرمت خود کر لیتے گھروں والوں کے کام میں ان کا ہاتھ بٹاتے تھے۔

۷۔ اپنا سودا سلف بازار سے خود جا کر لات۔

- ۸۔ کسی سے کبھی سخت لمحہ میں گفتگو نہ کرتے تھے اور کسی کو کبھی بعد عائز نہ کرتے تھے۔
- ۹۔ بودوں نما کا یہ عالم تھا کہ اگر کہیں کوئی مدد و غیرہ تاوجہ تک لے غربیوں میں تقیم نہ کر دیتے تھے اور اتر شریف نہ لے جاتے تھے۔
- ۱۰۔ کسی بھوک کو دیکھتے تو اپنے حصہ کا بنا کر یہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے باراک دور میں عظمت انسان کو بام عرض جو خود ہو کے رہتے۔

۱۱۔ آپ بہت بڑے سنجھ تھے۔ سوال کرنے والے کو کبھی فانی نہ لوماتے اگر پچھہ موجود نہ ہوتا تو دوسرا سے وقت ناز کرتے تھے۔ عرفات کے دیسیع یہاں میں تقریباً سوا الکھ کے نجع سے ایک اونٹی پر سوار ہو کر پوچھا کل خدا کے ہاں تم کو تکلیف نہ ہو۔

۱۲۔ حضور جب کسی کے گھر تشریف لے جاتے تو عین اسلام کے دروازے کے سامنے کھڑے نہ ہوتے بلکہ دروازے کے سامنے سیکر بارے میں پوچھا جائے گا۔

۱۳۔ ہو کر گھروں کو السلام علیکم فرمائے اپنے آنے کی اطلاع دیتے تھے۔

۱۴۔ پھول پر نہایت شفقت فرماتے اس کے سرپرست پھیرتے اور ان کو گود میں لے لیتے تھے۔ پھول کے دریانے گزرتے تو السلام علیکم میں ان کا ہاتھ بٹاتے تھے۔

۱۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زم دلی معلم اور انسان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہاںوں کے لیے رحمت بنا کر بیحتجداً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت شفیق اور حمدل تھے، دوست دشمن سب کے ساتھ محبت اور شفقت کے ساتھ یہ میش آتے تھے کسی کو تکلیف میں بنتلا دیکھتے تو اس کا دھر دوڑ دوڑ کرنے کی پوری کوشش کرتے غربیوں اور متحابوں کی مدد فرماتے، بیماروں کی فخرگری کرتے اپنے اور اپنے کے علم میں شرک ہوتے برائی کا بدکھلانی سے دیتے، درسروں کی غلطیوں کو زارخ دلی سے معاف کر دیتے کبھی کسی کا دل نہ دھلتے کسی سائل کو کبھی نہ جھوکتے، ہر سایوں کا فاصی خیال رکھتے اگر کوئی مقوی قرض ادا کرنے کے مقابل نہ مرتا تو اس قرض کو دہنے کی وجہ میں کوئی مواد نہیں آج ہمکے ساتھ ہے تھے کہ معلوم نہیں آج ہمکے ساتھ کیا یا رسول اللہ! ان کے لیے بدد عاکریں مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں دعا فرمائی۔ اس تو قرض کو دہنے کے مقابل نہ مرتا تو اس قرض کو دہنے کی وجہ میں کوئی مواد نہیں، تم ازاد ہو، ابو سخوان نے مسلمانوں کو بہت تکلیفیں پہنچائیں اپنے جنگ بدر اسلام کا انتہائی اہم غزہ ہے۔

والدین فوت ہر پکے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بھی معاف کر دیا بلکہ اس روز یہ فرمایا کہ جو کوئی ان کے ماں بناہ لے امن میں ہے۔ ابوسفیان کی بیوی بندہ نے جنگ احمد میں وحشی نامی ایک جنتی خلام سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ججا حضرت حمزہ رضی امیر عن کو قتل کرایا اور ان کا کلیج اپنے دانتوں سے چبا یا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں اسے جانور کے باتے اپنے کھانے کھلاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ تھے کہ ساری محاوق اللہ رحم دل کے علاوہ سادگی بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کا ایک نمایاں پہلو ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری زندگی جس سادگی کے بر کی اس کی مثال ہے۔ آپ نے فرمایا مسلمانوں کے آپس میں تعلق کی شال ایک جسم کی سی ہے اگر جسم کا کوئی حصہ یہاں ہو جائے تو سارا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بچوں پر خاص شفقت فرماتے تھے جب ان کے پاس سے گزرتے تو سلام میں پہلے ایک دفعہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہے ان کے ہاتھ میں کسی پرندے کے بچے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف انسانوں کے ہاتھوں پر بھی بے حد ہر بانٹ تھے ایک دفعہ ایک دن کا کام خود کرنے والے مسلمانوں میں دل لگا کر اللہ تعالیٰ سے غافل ہنیں ہونا چاہتے تھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر کام خود کرنے والے جو مویشیوں کو چار انواع دالت، اونٹ کو خود باندھتے، بکری کا دودھ خوردکلتے، بازار سے سو داسلف خریدلاتے اپنا بوتا گا منٹھی لتے، پڑا بکڑی میرے سر پر چک کاتے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فوراً جاؤ اور ان پر جنگ خندق کے موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مل کر کام کرتے رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

صحابہ رضی اللہ عنہم بہت گھبڑے جب اُنھیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناراٹھنگی کی وجہ علوم سوئی تو فوری طور پر اپنے بلند مقام کو گرا دیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہوا تو فرمایا ضرورت سے زیادہ ہر عمارت انسان کے لیے دبالتے ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت اور سادگی کے چند واقعات ہیں ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم واقعی صفحہ ۷ پر۔

## جمبی میں

دل کی تحریکیوں میں اُتر جانے والا مٹھاں کی دُنیت میں ایک بیان



## طہور اسوسیٹیشن

نگارہ جنکشن بلاس س روڈ بیوی ڈ فون: ۰۳۰۸۲۴۴۳ / ۰۳۹۱۳۱۸

افلاطون، تان خطا میں  
درائی فروٹ برقی، بخیری  
اخروت برقی، ملائی برقی  
ملائی میٹکو پیائیں ایں ملبو  
دوڑھی حلواء، پادامی حلواء  
کلاب جامن نیز قم تھے  
لڈو اور ختنن قسمی ملکیت

جہاں کی مٹھائیاں، ہر دل عنزیں

بساں بھی سادہ مگر صاف تھا ہر تھا  
آپ بان کی چار پانی پر سوتے جس سے  
جسم سبارک پر شان پر جاتے تھے آپ  
پٹھانی یا خالی زمین پر بھی آرام فرمائتے  
تھے۔ پورے عرب کے حکران ہوتے ہوئے  
بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی  
رہائش کے لیے کوئی عالی شان مکان نہ بتویا  
بلکہ ساری عمر ایک سادھے جھرے میں  
گزار دی۔ ایک دفعہ کی غزوہ سے  
وپسی پر حضرت عالیہ رضی اللہ عنہ کے  
پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ چست پر  
غذا پسند تھی، زیادہ تر کھجور اور پانی ہی پر  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا نے پڑا  
کزر فرماتے کبھی صرف جو کے بغیر تھے  
اس لئے ہنس دیا کہ مٹی اور پتھر کو پڑے  
آئے کی سوکھی روٹی کھایتے۔ سرکر، شہد،  
زیتون کا تیل، حلوا اور کرد و بڑے شوق  
کے کھاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے گھر جو کام آٹا ہے ملے میں ڈال کر آگ  
پر رکھ دیا جاتا، اس میں زیتون کا تیل  
زیرہ اور کالم مرچیں ڈال دی جاتیں پک  
جاتا تو یہ کھانا بڑے شوق سے کھاتے  
خندما پانی پل کر بہت خوش ہوتے، اکثر  
بیٹھ کر اور تین سانسوں میں پیتے آپ  
جب معمول خدمت نبوی صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے کبھی متواتر تین دن تک گندم کی روٹی  
ہمیں کھائی۔ آپ کی خواہش ہر قیمتی کر  
کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھر لیا  
ایک دن کھاداں اور خدا کا شکر ادا  
کر دیں دوسرے دن بھوکار ہوں اور خدا کے  
مانکوں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا

صحابہ رضی اللہ عنہم بہت گھبڑے جب اُنھیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناراٹھنگی کی وجہ علوم سوئی تو فوری طور پر اپنے بلند مقام کو گرا دیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہوا تو فرمایا ضرورت سے زیادہ ہر عمارت انسان کے لیے دبالتے ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت اور سادگی کے چند واقعات ہیں ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم واقعی صفحہ ۷ پر۔

مولانا تھر اقبال قربانی

الرسالة

دعا

حضردار کرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توقیر دادب دا جب ہے حضرت امام مالکؓ سے مروی ہے کہ حضر صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام و نعمات کے بعد بھی وہی ہے جو حالت حیات میں تھا اس لیے روضہ اور صلی اللہ علیہ وسلم کے باس بلند آوازے برلنائیں ہے۔

کرنا مکروہ ہے حلیمی وغیرہ نے کہا ہے کہ قبر اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی دیوار کو ہاتھ لکھانا اور بوسہ دینا مکروہ ہے بلکہ ادب یہ ہے کہ اس سے دور رہے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مقدس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور رہتا اور ہمی صواب و صحیح سے حنایت نہ کھیں اور زندہ کی طرح بزرگان دین کے احترام کے لیے اسکول کے اساتذہ اور کالج کے پروفیسر صاحبان کو چاہیے کہ وہ مرحوم بزرگوں کے ناموں کے ساتھ "رحمۃ اللہ علیہ" پر رائکھنے کی تاکید کریں صرف "رج" نہ کھیں اور زندہ پکڑ لے گا۔" (صحیح الفتاوی ج ۲ ص ۳۹۱)

س سل و ادب الزیارت مجاوہہ ” علیہ وسلم کی قبراندھ میں ہاتھ رکھتے دیکھا  
مثابرات صحابہ میں کسی صحابیؓ کی شان  
میں یوں رقم طراز میں۔ تواے روکا اور فرمایا کہ ہم ہمہ رسول اللہ  
میں کوئی کلم خلاف ادب نہ نکالے بلکہ ان سے  
” اور آداب زیارت میں سے ہے کہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس فعل کو اچھا  
حس ظن رکھے اور حضرت عمر بن عبد العزیز  
دیوار کو ہاتھ لگانے، بوسہ دینے، اس  
نہ حانتے تھے

## حضرت اہل بیت کا ادب

حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرح حضرات  
اہل بیت کا بھی بھی ادب ملحوظ نظر رکھنے  
چل ہیے اور دل میں ان سے محبت و عظمت  
رکھنے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ان کی محبت کو اپنی محبت فرمایا ہے تفضیل  
کے لئے نشر الطیب فی ذکر النبی الجیب صلی اللہ  
علیہ وسلم صفحہ ۳۴۸)

## قرآن مجید کا ادب

قرآن کا بہت ادب کرنا چاہیے  
د، اس کی طرف یاد نہ کرو

## آداب ملاؤت

(۱) ادھر پیٹھ نہ کرو  
 آداب تلاوت بہت ہیں مگر طریقہ  
 ذیل کا جامع ہے۔

(۲) اسے اوپنی جگہ پر مت بیٹھو  
 اس کو زمین یا فرش پر مت رکھو بلکہ  
 رحل یا تکیہ پر رکھو۔

(۳) جب قرآن پڑھنے کا ارادہ کرے وضو  
 کر کے قبلہ رہا اگر ہل ہو درنہ جیسے  
 موقع ہو خشوع کے ساتھ بیٹھے۔

(۴) اگر وہ بھٹ جائے تو کسی پاک کپڑے  
 میں لپٹ دو پا پاک جگہ جہاں پاؤں  
 نہ پڑے دفن کر دو رحیاتِ مسلمین میں (۱۶)

(۵) اور اُراق قرآن کہہ جو ناقابل تلاوت ہو  
 جائیں ان کو پاک پارچہ میں باندھ کر

۱. یہ تصور کرے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے  
 فرائش کی ہے کہ قرآن پڑھ کر سناؤ۔

۲. یہ تصور کرے کہ اگر کوئی مخلوق مجھ سے  
 ایسی فرمائیں کرتی تو میں کیا پڑھتا تو اللہ

ادارہ مسجد

- ۱۔ مسجد میں نماز باجماعت کا اہتمام کرنا۔  
۲۔ مسجد کی تعمیر و مرمت میں حرام مال نہ لگانا۔  
۳۔ مسجد میں جھانڈ دینا اور کوڑا کبادڑ بام  
سکھانا نہ۔ م جمعہ کے دن مسجد میں دھونی دینا  
ہ مسجد میں دنیا کی باتیں نہ کرنا۔ ۴۔ مسجد  
کا باطنی ادب یہ ہے کہ دہاں دنیا کے کام  
نہ کرے (باہر کھونی ہونی چیز کو مسجد میں ملاش  
نہ کرے یا دہاں اعلان نہ کرے)۔ ۵۔ چکر  
سے بچنے کے لیے مسجد کو راستہ نہ بنانا۔ ۶۔

مسجد میں کچی پیاز لہن وغیرہ کا کرنے جانا۔

۹۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں اندر رکھنا اور یہ دعا پڑھنا: اللهم افتح لی ابواب رحمتک اور باہر نکلتے وقت پہلے بایاں پاؤں باہر نکالنا اور یہ دعا پڑھنا: اللهم ای اسٹلک من فضلا

۱۔ مسجد میں داخل ہونے کے بعد درکعت

نفل تجیہۃ المسجد پڑھنا۔ ۱۱۔ مسجد میں زیادہ  
دستی بھی بصیرتیں تب بھی جوابی لفافہ ہو  
نوائل ذکر اور تلاوت وغیرہ میں مشغول  
رہنے والے لامل آیات قرآنی و احادیث نبویہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے دیکھیج: بیانۃ المسلمين

## اداب ذکر

۱۔ حرام عذاءً بیاس و کسب سے بچے۔

۲۔ نیت خالص رکھتے یعنی نمائش وغیرہ میں ہو

۳۔ پاک صاف ہو، خود بھی بیاس بھی اور مکالی بھی

۴۔ وضو کرے۔ ۵۔ قبلہ رو بیٹھئے۔ ۶۔ قلب

اور جوارح میں حتی الامکان خشوוע و خضوع

پیدا کرے۔ ۷۔ امید غالب تقویت کر کے

## اداب دعا

جذکر کے اداب ہیں دیکھ دعا کے بھی

آداب ہیں مع ان زائد آداب کے:

۱۔ ناجائز چیز طلب کرنے کے لیے دعا نہ

کرے۔ ۲۔ ایک دعائیں از کم میں بار کرے

۳۔ اگر ظاہر اقبال میں توفیق ہو جائے

تو تنگ آکر دعا کرنا نہ چھوڑے اور اد

رحیلی (۴۴) دعا کے ادل و آخذ درود شریف

بڑھے اس کی برکت سے انشاء اللہ عطا

ضرور قبول ہرگی۔

## پوچھنے کے اداب

۱۔ سوال کی عبارت اور خط بہت صاف

ہو (۲۲)، حتی الامکان فضول اور غیر متعلق

باتیں اس میں نہ کھیں (۲۳)، اپنا بہت اور

نام صاف بھیجیں جوابی لفافہ پر اپنا مکمل

پڑھ کر کے اندرونیں بلکہ اگر سوال  
ہیں جس سے گفتگو کا سارا سلسلہ منقطع ہو جاتا  
ہے اور تمام جمع پریشان ہو جاتا ہے۔ یہ  
شاید اس وقت ملکہ کافر را جاذب کرے۔  
جلکے تو بعد میں ڈاک سے بچنے دیا جائے۔

اسی طرح مجلس کے ادب میں یہ بھی ہے۔

(۲۴) استفتار کے لیے ہمیشہ لفاظ اس تعامل

کریں کاڑو نہ بھیجیں (اصلاح انقلاب امت

۲۵) حرام عذاءً بیاس و کسب سے بچے۔

۲۶۔ نیت خالص رکھتے یعنی نمائش وغیرہ میں ہو

۲۷۔ پاک صاف ہو، خود بھی بیاس بھی اور مکالی بھی

۲۸۔ وضو کرے۔ ۲۹۔ قبلہ رو بیٹھئے۔ ۳۰۔ قلب

اور جوارح میں حتی الامکان خشوוע و خضوع

پیدا کرے۔ ۳۱۔ امید غالب تقویت کر کے

## اداب دعا

جذکر کے اداب ہیں دیکھ دعا کے بھی

آداب ہیں مع ان زائد آداب کے:

۱۔ ناجائز چیز طلب کرنے کے لیے دعا نہ

کرے۔ ۲۔ ایک دعائیں از کم میں بار کرے

۳۔ اگر ظاہر اقبال میں توفیق ہو جائے

تو تنگ آکر دعا کرنا نہ چھوڑے اور اد

رحیلی (۴۴) دعا کے ادل و آخذ درود شریف

بڑھے اس کی برکت سے انشاء اللہ عطا

ضرور قبول ہرگی۔

## پوچھنے کے اداب

۱۔ سوال کی عبارت اور خط بہت صاف

ہو (۲۲)، حتی الامکان فضول اور غیر متعلق

باتیں اس میں نہ کھیں (۲۳)، اپنا بہت اور

نام صاف بھیجیں جوابی لفافہ پر اپنا مکمل

جواب ملکی بھی ہو اور کوئی گفتگو ہو رہی

ہو تو سلام اور مصافحہ نہیں کرنا چاہیے بعین

لرگ سلام علیکم کہہ کر لٹھ مار دیتے ہیں

ماضیں اس میں نہ کھیں (۲۴)، اپنا بہت اور

نام صاف بھیجیں جوابی لفافہ پر اپنا مکمل

جواب ملکی بھی ہو اور کوئی گفتگو ہو رہی

ہو تو سلام اور مصافحہ نہیں کرنا چاہیے بعین

لرگ سلام علیکم کہہ کر لٹھ مار دیتے ہیں

ماضیں اس میں نہ کھیں (۲۴)، اپنا بہت اور

نام صاف بھیجیں جوابی لفافہ پر اپنا مکمل

جواب ملکی بھی ہو اور کوئی گفتگو ہو رہی

ہو تو سلام اور مصافحہ نہیں کرنا چاہیے بعین

لرگ سلام علیکم کہہ کر لٹھ مار دیتے ہیں

ماضیں اس میں نہ کھیں (۲۴)، اپنا بہت اور

نام صاف بھیجیں جوابی لفافہ پر اپنا مکمل

جواب ملکی بھی ہو اور کوئی گفتگو ہو رہی

ہو تو سلام اور مصافحہ نہیں کرنا چاہیے بعین

لرگ سلام علیکم کہہ کر لٹھ مار دیتے ہیں

ماضیں اس میں نہ کھیں (۲۴)، اپنا بہت اور

نام صاف بھیجیں جوابی لفافہ پر اپنا مکمل

جواب ملکی بھی ہو اور کوئی گفتگو ہو رہی

ہو تو سلام اور مصافحہ نہیں کرنا چاہیے بعین

لرگ سلام علیکم کہہ کر لٹھ مار دیتے ہیں

ماضیں اس میں نہ کھیں (۲۴)، اپنا بہت اور

نام صاف بھیجیں جوابی لفافہ پر اپنا مکمل

جواب ملکی بھی ہو اور کوئی گفتگو ہو رہی

ہو تو سلام اور مصافحہ نہیں کرنا چاہیے بعین

لرگ سلام علیکم کہہ کر لٹھ مار دیتے ہیں

ماضیں اس میں نہ کھیں (۲۴)، اپنا بہت اور

نام صاف بھیجیں جوابی لفافہ پر اپنا مکمل

جواب ملکی بھی ہو اور کوئی گفتگو ہو رہی

ہو تو سلام اور مصافحہ نہیں کرنا چاہیے بعین

لرگ سلام علیکم کہہ کر لٹھ مار دیتے ہیں

ماضیں اس میں نہ کھیں (۲۴)، اپنا بہت اور

نام صاف بھیجیں جوابی لفافہ پر اپنا مکمل

جواب ملکی بھی ہو اور کوئی گفتگو ہو رہی

ہو تو سلام اور مصافحہ نہیں کرنا چاہیے بعین

لرگ سلام علیکم کہہ کر لٹھ مار دیتے ہیں

ماضیں اس میں نہ کھیں (۲۴)، اپنا بہت اور

نام صاف بھیجیں جوابی لفافہ پر اپنا مکمل

جواب ملکی بھی ہو اور کوئی گفتگو ہو رہی

ہو تو سلام اور مصافحہ نہیں کرنا چاہیے بعین

لرگ سلام علیکم کہہ کر لٹھ مار دیتے ہیں

ماضیں اس میں نہ کھیں (۲۴)، اپنا بہت اور

نام صاف بھیجیں جوابی لفافہ پر اپنا مکمل

جواب ملکی بھی ہو اور کوئی گفتگو ہو رہی

ہو تو سلام اور مصافحہ نہیں کرنا چاہیے بعین

لرگ سلام علیکم کہہ کر لٹھ مار دیتے ہیں

ماضیں اس میں نہ کھیں (۲۴)، اپنا بہت اور

نام صاف بھیجیں جوابی لفافہ پر اپنا مکمل

جواب ملکی بھی ہو اور کوئی گفتگو ہو رہی

ہو تو سلام اور مصافحہ نہیں کرنا چاہیے بعین

لرگ سلام علیکم کہہ کر لٹھ مار دیتے ہیں

ماضیں اس میں نہ کھیں (۲۴)، اپنا بہت اور

نام صاف بھیجیں جوابی لفافہ پر اپنا مکمل

جواب ملکی بھی ہو اور کوئی گفتگو ہو رہی

ہو تو سلام اور مصافحہ نہیں کرنا چاہیے بعین

لرگ سلام علیکم کہہ کر لٹھ مار دیتے ہیں

ماضیں اس میں نہ کھیں (۲۴)، اپنا بہت اور

نام صاف بھیجیں جوابی لفافہ پر اپنا مکمل

جواب ملکی بھی ہو اور کوئی گفتگو ہو رہی

ہو تو سلام اور مصافحہ نہیں کرنا چاہیے بعین

لرگ سلام علیکم کہہ کر لٹھ مار دیتے ہیں

ماضیں اس میں نہ کھیں (۲۴)، اپنا بہت اور

نام صاف بھیجیں جوابی لفافہ پر اپنا مکمل

جواب ملکی بھی ہو اور کوئی گفتگو ہو رہی

ہو تو سلام اور مصافحہ نہیں کرنا چاہیے بعین

لرگ سلام علیکم کہہ کر لٹھ مار دیتے ہیں

ماضیں اس میں نہ کھیں (۲۴)، اپنا بہت اور

نام صاف بھیجیں جوابی لفافہ پر اپنا مکمل

جواب ملکی بھی ہو اور کوئی گفتگو ہو رہی

ہو تو سلام اور مصافحہ نہیں کرنا چاہیے بعین

لرگ سلام علیکم کہہ کر لٹھ مار دیتے ہیں

ماضیں اس میں نہ کھیں (۲۴)، اپنا بہت اور

کر دو (۲) سونے سے پہلے اللهم  
دایہ والوں کو پہلے دو اس طرح در  
ضم ہر ناچالیے (تعلیم الدین ص ۸۲-۸۳)  
میدان کے ادب  
(۱) مہمان کے آتے ہی خندہ پیشانی سے  
طریقہ اس کے آنے کے بعد اس کے ٹھہرئے  
کا استظام کر دو (۳)، اپنے طعام سے اس  
کی تواضع کرو (۴)، اس کی راحت کا خیال  
رکھو، مہمان کو پیشاب پا خانے کی جگہ  
دکھلادیتا چاہیے۔ اکل اچانک ضرورت  
ہونے پر اس کو تکلیف نہ ہو (۵) مہمان  
کو رخصت ہوتے وقت اس کو گھر کے  
دروازے تک پہنچانا چاہیے (۶)، کھلنے  
پیش کیجیے اس کے پاس لجاتے وقت  
ڈھانپ کر لے جانا چاہیے۔

مہمان کے ادب  
(۱) مہمان کو چاہیے کہ اگر حجہ کم ہے  
پڑھنے سے گناہوں سے سرفت ہو جاتی ہے  
(۲) ایک جو تا بہن کر جانا خلاف ادب ہے  
کہ عادی ہو یا بر سر زی کھاتا ہو تو پہنچتے  
ہی میزبان کو اٹھائے کر جائے۔ وتر خان پر  
کھانا آنے کے بعد خرے کرنا خلاف  
ادب ہے ( مجلس حکیم الامت ) (۲) میزبان  
سے کھا لی کی جیز کی فداش نہ کرے جس کو  
پورا کرنا مشکل ہو رہا اب المعاشرت ص ۲۸)

سونے کے ادب  
(۱) شام کے وقت بچوں کو باہر نہ ملت بلکہ  
دو در شب کو بسم اللہ الرحمن الرحيم  
کھم کر درد انے بن کر دو۔ بر تنیں کو  
ڈھانک دو اور سوتے وقت پراغ گل

کر دو (۲) سونے سے پہلے اللهم  
کی انگوٹھی میں مفالقہ نہیں جبکہ سائرہ  
چار ماٹے سے کم ہو لے، عورت کو باریک  
پڑا پہنچا گریا شکا پھرنا بے (تعلیم الدین  
ص ۸۲-۸۳) (۳)

عیادت کے ادب  
(۱) جب کسی مریض کے پاس جاؤ تو اے  
تلخی دو کرانٹاء العذر مرض جاتا رہے گا۔  
(۲) عیادت کی سنت یہ ہے کہ مریض کے  
پاس آتی دیر بیٹھ جس سے اس کو یا اس  
کے گھر والوں کو پریشانی نہ ہو۔ مشکوہ میں  
حضرت سعید بن الحبیب کا قول نقل کیا ہے  
کہ افضل ترین عیادت یہ ہے کہ بیمار پر یہ  
کرنے والا جلدی اٹھ کر جلا جائے۔

الحمد لله الذي کسانی هذا ارزقني

من غیو حول منی رلا قوۃ بطور شکریہ  
(۱) مہمان کو چاہیے کہ اگر حجہ کم ہے  
پڑھنے سے گناہوں سے سرفت ہو جاتی ہے  
(۲) ایک جو تا بہن کر جانا خلاف ادب ہے  
کہ عادی ہو یا بر سر زی کھاتا ہو تو پہنچتے  
ہی میزبان کو اٹھائے کر جائے۔ وتر خان پر  
کھانا آنے کے بعد خرے کرنا خلاف  
ادب ہے ( مجلس حکیم الامت ) (۲) میزبان  
سے کھا لی کی جیز کی فداش نہ کرے جس کو  
پورا کرنا مشکل ہو رہا اب المعاشرت ص ۲۸)

سونے کے ادب  
(۱) شام کے وقت بچوں کو باہر نہ ملت بلکہ  
دو در شب کو بسم اللہ الرحمن الرحيم  
کھم کر درد انے بن کر دو۔ بر تنیں کو  
پڑا پہنچا گریا شکا پھرنا بے (تعلیم الدین  
ص ۸۲-۸۳) (۳)

عیادت کے ادب  
(۱) جب کسی مریض کے پاس جاؤ تو اے  
تلخی دو کرانٹاء العذر مرض جاتا رہے گا۔  
(۲) عیادت کی سنت یہ ہے کہ مریض کے  
پاس آتی دیر بیٹھ جس سے اس کو یا اس  
کے گھر والوں کو پریشانی نہ ہو۔ مشکوہ میں  
حضرت سعید بن الحبیب کا قول نقل کیا ہے  
کہ افضل ترین عیادت یہ ہے کہ بیمار پر یہ  
کرنے والا جلدی اٹھ کر جلا جائے۔

الحمد لله الذي کسانی هذا ارزقني

علم آپ کو سکھلایا گیا ہے اس میں سے آپ  
اللہ کا باعث ہے (تعلیم شمارہ ص ۳)  
(۴) ترجمہ: وہ ایسے گھروں میں غور کرنے سے  
علوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام  
نے اپنے کلام میں حضرت خضر علیہ السلام  
جسے سامنہ کس قدر تواضع و ادب و رطف  
تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں (النور آیت ۲)  
کی روایت فرمائی ہے (سائل السلوک)  
اس میں اپنے شیخ اور استاد سے ادب  
تو اوضع سے لفتگو کرنے کا امر ہے۔  
(۵) ترجمہ: تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے بلانے کو ایساست سمجھو  
اور ان کی تعلیم قدر یہ ہے کہ ان کا حق ادا  
کیا جائے یعنی جس غرض کے لیے موضوع ہیں  
جیسا تم میں ایک دوسرے کو بلایت  
ہے۔ (النور: ۲۳)

تشریح: اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ شیخ  
کا خاص ادب واقعیات کے اور دوسری  
کے معاملات میں اس کو متاثر کرے۔  
(۶) مہمان کو چاہیے کہ اس کو ممتاز کرے  
انسان جلد باز ہے۔ (بنی اسرائیل ۱۱)

تشریح: اس میں اشارہ ہے بعض ادب  
یوں کیوں نہ کہا کہ ہم کو زیارت ہوئیں کہ ایسی  
بات منہ سے بھی کالیں معاذ اللہ یہ تو  
بڑا بہتان ہے (النور: ۱۶)

تشریح: چونکہ اس قصے میں علاوه عام گناہ  
غیر نافذ نفس میں مسلمانوں کے لیے بد عاکتے  
ہیں اور بمحظیہ ہی کر ضرور قبول ہو گی کو یا اخذ لی  
ان کے تفہیے میں ہے (سائل السلوک)

تشریح: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان  
تحاول زیادت کا سبب ہی ہے تو  
حضرت خضر علیہ السلام سے فرمایا کہ میں آپ  
کے ساتھ رہ سکتا ہوں اس شرط پر کہ جو غیر میں  
ہوتی ہے اس لیے ہمیشہ گناہ ہوں گے پہنچا چاہیے۔  
(۷) اس آیت میں حافظ تصریح کرے کہ شیخ کے  
سچے عیال کے ساتھ خصوصیت کے ساتھ

ادب دائرہ امام سے بیش کہا چاہیے اور  
ان کو ایسا پہنچانا و دوسروں کی ایسا سے زیادہ  
قیمت ہے (سائل السلوک)  
(۸) ترجمہ: ایمان والوں اور رسول  
کے پہلے بیعت مت کیا کرو اور اللہ سے  
درستے رہو بے شک اللہ تعالیٰ جانتے اور  
سنے والا ہے (النجات: ۱۰)

تشریح: اس میں عمل بالشرع کا ازدحام اور  
ادب کی روایت اور تفصیلات طبع کا ترک  
ذکر ہے (سائل السلوک)  
(۹) ترجمہ: ایمان والوں ابھی آوازیں  
بیغیر کی آواز سے بلندت کرو اور نہ ان سے  
ایسے کھل کر بولا کر جیسے آپس میں ایک  
دوسرے کھل کر بولا کرے ہو کر کبھی  
نمکارے اعمال بر باد ہو جائیں اور تم کو خبر  
بیجی نہ ہو (النجات: ۲)

تشریح: وہ اسے معلوم ہو اکہ ایسا رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم حرام ہے اور اس کا دینی اثر  
بے جو کفر یعنی اعمال جبط ہو جاتے ہیں  
و دینار المعصیت ص ۲۹)

چونکہ اس کے اعمال بر باد اور جمعرات کو  
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش  
ہوتے ہیں اور اگر اس کے برے اعمال  
کا آپ کو پستہ چلے تو اسے آپ کے تکلیف  
ہوتی ہے اس لیے ہمیشہ گناہ ہوں گے پہنچا چاہیے۔  
(۱۰) اس آیت میں حافظ تصریح کرے کہ ادی  
سچے عیال کے ساتھ خصوصیت کے ساتھ

تائید ادب میں احادیث مبارکہ  
دیکھتے ہو کر روٹی کو پاؤں میں آنسے  
پچانے کا بہت اہتمام کرتے ہیں اور مقاصد  
(۱۱) ترجمہ: ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے کسی اولاد والے اپنی اولاد کو  
حست میں بعض علماء کا قول نقل کیا ہے کہ  
کوئی دینے کی پیزا ایسی ہنسی دی جا چکے  
ادب سے بڑھ کر ہو (ترمذی، ہیئتی، کذافی)  
ادب سے شکایت کرتا ہے اور اس کے  
سبب تحفظ ہوتا ہے۔

(۱۲) ترجمہ: ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے کجوئین بیٹیوں کی یا اسی  
 طرح تین بہنوں کی عیال داری کے پھر  
ان کو ادب سکھا دے اور ان پر جسربانی  
کرے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو بنے نکر  
کرے یعنی ان کی شادی پر جلتے  
تشریح: اس شخص کے لیے جنت کو اور  
سرکاری مدرسہ میں جاتا ہے اور اس وقت  
جہاں مسلمان آبادی ہوتا کہ مسلمان بچے اور  
بچیاں بھلکے سکاری اسکولوں میں جلنے  
کے سماں تو نامہ اسکولوں میں تعلیم  
حاصل کریں۔ یہ بہت ضروری اور اہم کام  
ہونے ہے جو دو کلسوں کے درمیان ہو  
یعنی اس کے ماں باپ متقی ہوں (طباطبائی)  
تشریح: یہ حدیث صوفیہ کے اس معمول  
کی اصل ہے کہ وہ بزرگوں کی اولاد کی  
زیادہ تغذیم کرتے ہیں جیسا کہ مشاہدہ ہے  
کیونکہ حدیث بزرگوں کی اولاد کو درست  
عوام پر ترجیح دیتی ہے۔

(۱۳) ترجمہ: حضرت ابن عباس سے روایت  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
وہ شخص سماجی جماعت سے خارج ہے  
جو سماج سے کم عمر بر رحم نہ کرے اور ہمارے  
ٹرے کی عزت نہ کرے اور نیک کام کی  
نصیحت اور برے کام سے منزہ نہ کرے  
(ترمذی)

تشریح: اس میں بعض ادب فضیافت پر  
دلالت ہے۔ ایک یہ کہ بخہر نے میں اکام  
(۱۴) ترجمہ: ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے کروٹی کا ادب کرو استردک عالم  
ادب ہے پھر اس کا جس میں کوئی دوسرا  
عبارت لکھی ہو، پھر غافلی کاغذ کا۔  
(رسائل السلوک)

اسلائی نے سلیقہ اور ادب سکھایا ہے۔  
۱۱) مختار المعتبر (ص ۱۱۱)  
۱۲) برآیات اصل ہیں شیخ کے ادب و  
احترام میں رسائل السلوک)  
۱۳) ترجمہ: اور وہ وقت یاد کر جب کہ موسیٰ  
علیہ السلام نے اپنے خادم (یوسف بن ذون)  
فرما کر میں اس سفر میں برابر چلتا  
جاوں کا یہاں تک کہ اس موقع پر پیغام  
جاوں جہاں وودریا آپس میں ملتے ہیں  
یا یوں ہی زمانہ دراز تک چلتا رہوں گا  
(الکھف ۶۰۔)

تشریح: اس میں بھی حسن ادب ہے کہ  
سرکاری مدرسہ میں جاتے اور  
خادم کو بھی باخبر کر دینا چاہیے۔ مثکبر لوگ  
اپنے خادموں اور نزکوں کو ناقابل خطاب  
سمحتے ہیں نہ اپنے سفر کے متعلق ان کو کچھ  
ستارے ہیں اپنے افسوس میں مخیر شفعت (۱)

(۱۵) ترجمہ: اور ہمارے پیغام ہوتے فرشتے  
حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس بشارت  
لے کر آئے اور انہوں نے سلام کیا۔  
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی سلام  
کیا پھر درہ نہیں لگائی کہ ایک بلاہوا بچہ را  
لا لے (ہردو۔ ۶۵)

تشریح: اس میں احادیث مبارکہ  
پچانے کا بہت اہتمام کرتے ہیں اور مقاصد  
حست میں بعض علماء کا قول نقل کیا ہے کہ  
کوئی دینے کی پیزا ایسی ہنسی دی جا چکے  
ادب سے بڑھ کر ہو (ترمذی، ہیئتی، کذافی)  
بلیہ اسلام نے اپنے خادم (یوسف بن ذون)  
فرما کر میں اس سفر میں برابر چلتا  
جاوں کا یہاں تک کہ اس موقع پر پیغام  
جاوں جہاں وودریا آپس میں ملتے ہیں  
یا یوں ہی زمانہ دراز تک چلتا رہوں گا  
(الکھف ۶۰۔)

(۱۶) ترجمہ: کسی قوم نے روٹی کے حق کی  
کی تنیم و ادب نہ کرنے پر سان رسالت  
ماسبی اللہ علیہ وسلم سے جو دعید ہے وہ  
بھوک میں بستا کر دیا۔

تشریح: اس سے اہل طریق رزق بالخصوص  
کیونکہ گفتہ ادگفتہ اللہ بود۔

(۱۷) ترجمہ: جب محخارے پاس کسی تو مکا  
معزز شخص آئے تو اس کا کرام کرو (حاکم)  
تشریح: یہ حدیث اپنے عموم پر دلالت کرتی  
ہے ہر یوں کے مدارات کے مندوب ہر نے  
پر گودہ کافر ہر اس لیے کہ اس میں صلحت  
ہے کہ خیر یہ اس کی تالیف قلب یا شرے  
بچاؤ یکین مخفی طبع ذیوری کی غرض سے نہ  
ہو کہ وہ جائز نہیں۔

(۱۸) ترجمہ: سب لوگوں سے افضل وہ  
ہونے ہے جو دو کلسوں کے درمیان ہو  
یعنی اس کے ماں باپ متقی ہوں (طباطبائی)  
تشریح: یہ حدیث صوفیہ کے اس معمول  
باعث ثواب ہے اسی طبع مسلم پرلمی  
اور بھائی اسکول اور مسلم اشروع دگری کا الجلوں  
کا قیام بھی باعث اجر و ثواب ہے اس  
کو ایک درینی دشمنی فریضہ سمجھ کر اگر  
کیا جائے گا تو انشاع اللہ اس پر بہتر نہ  
ہو اور کوئی عبارت ہو مگر اس عبارت کے  
حروف دی ہیں جن سے اسماء الہمیہ و کلام  
الہی مکب ہے پھر اس سے آگے متعدد  
کیا ہے ان حروف کے محل یعنی سادہ کاغذ  
تک اگرچہ اس میں ادب حاصل ہو کیونکہ  
ادب بھی اسلام نے سکھایا ہے۔

(۱۹) ترجمہ: ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے کروٹی کا ادب کرو استردک عالم  
تشریح: اسی وجہ سے تم اکثر اہل ادب کو  
رسائل السلوک)

بقیہ: اپنی بسمود سے  
پرلمی اسکول قائم کرنے کی ضرورت ہے  
اور جانشناختی کے کام کرنے کا وقت ہے  
جب دشمن حملہ اور ہجاتا ہے تو اس وقت  
سریا خیں جاتا آرام نہیں کیا جاتا بلکہ ہر  
میدان میں دشمن کا مقابلہ کیا جاتا ہے  
آرام کے لیے بہت وقت پڑا ہے۔  
اگر ہم نے جنگی سماج پر تیاریاں  
نہیں اور مستحکم اور کاملی کا مظاہرہ کیا تو  
خدا نخواستہ ہم بحیثیت مسلمان اس  
لئے کی تاریخ میں ایک قصہ پاریتہ بن  
کر رہ جائیں گے۔

ہم میں ہر شخص چلے ہو مزہب اور  
اپنادی میں فریضہ جان کر تعلیم کے  
میدان میں کوڑ جائے اور جو جنی خدمت  
کر سکتا ہو وہ انجام نہے تو انشاع اللہ  
ہماری آئندہ نسل اسلام و امانت پر باقی  
رہے گی اور ہم اپنی ذرہ داری کو انجام  
دینے میں سرفراز ہوں گے۔

(۲۰) ترجمہ: حضرت ابن عباس سے روایت  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
غیر سلامی بلکہ اسلام دشمن تعلیم اور ماحول سے  
پنج کر مسلمان باقی رہ سکیں گے۔  
عزیز بہن بھائیو اباب سمتی اور  
آرام کا وقت نہیں ہے بلکہ پوری سعدی  
(ترمذی)

حضرت سیدنا فضالہ بن عبید اللہ سے روایت ہے: حضور نے ایک شخص کو نماز میں دعا کرتے ہوئے سُنَا اُس نے نبَّهَ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی حمد کی نہ حضور پر درود و سلام بھیجا تب حضور نے ارشاد فرمایا لے نمازی اتنے جلدی کی۔ اس کے بعد حضور نے لوگوں کو سکھایا کہ دعا سے پسلے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی حمد کرو پھر حضور پر درود و سلام بھیجو اس کے بعد دعا کیا کرو تاکہ وہ جلدی قبول ہو۔ پھر حضور نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا۔ اس شخص نے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی حمد کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیج۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

# حضی مونا جالندھری

حضرت مولانا جالندھری رحمۃ اللہ علیہ چونکہ اکثر دینی مدارس کے اجتماعات میں آیا کرتے تھے اس لیے دیگر موضوع کے ساتھ ساتھ ساتھ علم دین کی اہمیت اور علماء امت کی خدمات پر رoshنی ڈالا رہتے تھے فرمایا کہ ہم لوگ جنت سے نکالے ہوئے لوگ ہیں اور ہمارا اصل وطن جنت ہے، چند روز کے لیے یہاں دنیا میں وقت گزارنے اور استھان کے دل پورے کرنے کے لیے آئے ہیں۔ دنیا میں زندہ رہنے کے لیے اور اس پیٹ کے جہنم کو بھرنے کے لیے کچھ نہ کچھ کرنا ضروری ہے چنانچہ کسی نے ذراعات کا کام شروع کیا، کسی نے لوہاروں کا کسی نے سونا رہوں کا کوئی ٹڑھیا ہی سے اور کوئی جو تے بنانے والا۔ ان سب مقایلہ میں اللہ پاک نے اپنے مقبول بنوں اور انبیا کرام کا سلسہ شروع کیا جو اپنے اپنے وقوف میں بخی نوع انسان کو سیدھے راستے کی دعوت دیتے رہے اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم پر انبیاء کا

# ایک سُد ارش

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَسَلَامٌ مَّا حَمَدَ اللَّهُ بِرَبِّكَاتِهِ  
امید ہے کہ زاج گرامی، بخیر ہو گا اما ہنا مس رضوان آپ کو برابر موصول  
ہو رہا ہو گا۔ سماری کو شش یہ ہوتی ہے کہ رسالہ کو وقت پر آپ تک پہنچ  
سکیں اور اس میں جو مواد شائع ہو وہ آسان اور سہیل ہوتا کہ ہتر فارمی اس کو  
آسانی سمجھے کے کہاں تک ہم اس میں کامیاب ہیں اس کا فیصلہ آپ  
کریں گے۔

ہمارے قارئین کو معلوم ہو گا ادارہ "صاضوان" کوئی کار و باری ادارہ  
نہیں ہے بلکہ خالص وہ ایک دعویٰ مشن ہے جو لقمان کی پرواہ یکے بغیر  
اپنا نَسَرِ یضہ ادا کر رہا ہے۔

ادھر کچھ سالوں سے اس کے خارہ میں کافی اضافہ ہو گیا ہے اس کی  
ایک وجہ کا غذ، چپائی کی قیمتوں میں اضافہ، دوسری وجہ سمارے وہ معزز  
غاری بورت پر اپنا سالانہ زر تعاون روانہ نہیں کرتے کہی کئی ماہ ہو جلتے  
میں رسالہ بغیر تعاون کے جاتا رہتا ہے۔

مندرجہ بالا جو ہاتھ کی بنای ردارہ "رضوان" کے ذمہ داروں نے  
یہ فیصلہ کیا ہے کہ رسالہ "رضوان" کے زر تعاون میں کچھ اضافہ کر دیا جائے لہذا  
نومبر ۱۹۹۸ء سے رضوان کا سالانہ زر تعاون مبلغ -/- ۹۰ (نو روپیہ) ہو گا۔

همیں امید ہے لہ ہمارے قاری اس اضافہ کو بحسن  
خوبی برداشت کر دیں گے اور ہمارے ساتھ تعاون  
جاری رکھیں گے۔ والسلام

## منیجر "رضوان"

\* \* \*

ہی نہیں چاہئے بادشاہ بیربل کا س جواب سے بہت خوش ہوا دراس کی پریشانی جاتی رہی مولانا نے یہ بتایا کہ یہ اگر کتاب استادی دور کا زمانہ تھا۔ بعد میں ہندو چرکیوں اور خوشامدی شیر و لکھنے اس کا دماغ خراب کر دیا اور وہ دن الی کے چکر میں پڑ گیا محرابی ہندو اور ایرانی بیگمات نے بھی اپنا اثر دکھایا اور یوں شاہی محلات میں بدعتات اور سندھ تہذیب کے اثرات پڑنے کے بعد میں آئے والے بادشاہوں میں بعض تو بے حد عیاش نکلے جن کی وجہ سے غنیمہ سلطنت ذوال پذیر ہوئی۔

مگر ہر دو میں اللہ پاک نے علماء حق کا ایک سلسلہ قائم رکھا چنانچہ اسی دور میں شاہ ولی احمد محدث و ملوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی اولاد کو اس خدمت کے لیے اللہ نے چن لیا تھا ان حضرات نے ہر موقع پر دین کی نصرت کو اپنا مقصد بنایا اور بدعتات کے سلسلہ میں حضرت شاہ اسماعیل پندرہ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک خاص مقام ہے انہوں نے بازاروں میں بوجوں میں ہلکی کوچول میں حتیٰ کہ شاہی محلات میں بھی دین کی تبلیغ کی۔ سرکاری درباری ملوی آپ کے در پرے رہتے تھے اور چاہتے تھے کہ کسی طرح کی پرزشن خراب ہو۔ اس سلسلہ میں مولانا نے ایک مقع

سب سے پہلے ذریاعظمنے اپنا اندازہ بتلایا شلا دس ہزار پیالے پھر درسے چلے آؤں گے اور شمعیں روشن کر دیں گے مگر تبریں تو نہ کوئی خادم ساختہ ہو گا اور ذریعے اپنا اندازہ بتلایا۔ کسی نے سات ہزار پیالے کہا کسی نے پندرہ ہزار۔ آخر میں بادشاہ نے اس طالب علم سے کہا کہ بیدن تھا اکیا جیاں کا آنا تھا کہ بھی کوئی عنزہ نہ۔ بس اس خیال کا آنا تھا کہ بادشاہ کی طبیعت مکدر ہو گئی اور پھر آنکھ نہ ٹھیک کر سبھی کو صبح جب دربار لگا اور بادشاہ پوچھا کہ بیدن تھا اکیا جیاں ہے طالب علم نے عرض کیا کہ بادشاہ سلامت آپ یہ تشریف لائے تو بیربل جو ذریعہ اس کے تو بتلائیں کہ پیالے کا جنم کتنا ہے یعنی بادشاہ کا چہرہ دیکھتے ہی اندازہ لگایا کہ بادشاہ آج پریشان ہیں چنانچہ بیربل پیالے کا مਪ کیا ہے اگر پیالہ تالاب آداب بجالایا اور پریشانی کی وجہ پوچھی بادشاہ نے کہما کر میں اب اچھی سی رات کو ایک پیالہ پانی ہے اور اگر پیالہ تالاب سے نصف جنم کا ہے تو دو پیالہ پانی ہے بادشاہ سلامت طالب علم کے اس پر ایک دشت سی طاری ہے اور اب تک اس کا اثر موجود ہے۔

بیربل حالانکہ ہندو تھا مگر اس نے بڑے ادب سے جواب دیا کہ بادشاہ ایک طالب علم کا حال ہے اگر تم کسی سلامت! آپ تو مسلمان ہیں اور آپ کے پیغمبر حضرت محمد ﷺ کی طرف کوچھیک کو کہ علم کیا چیز ہے؟ اور علمار کی تضیییک کرتے وقت خود اپنے گریبان میں بھانک موجود ہے اور اس نکھڑے سے عرصے لینا چاہیے۔ یوں وقتاً فوقتاً علماء کی تقدیر کو قائم رکھا جاتا تھا۔

بات مغلیہ دور کی ہو رہی تھی اس سلسلہ میں اکبر بادشاہ کے ابتدائی دور ہزاروں سال سے اور پھر ہر گیا ہے، جلا کا ایک واقعہ سنایا۔ فرمایا کہ ایک رات کو اکبر بادشاہ کی پہلے پھر آنکھ کھل گئی تو کوئہ میں سرطانی اندھیرا تھا۔ اکبر کو معاً قبر کا خیال آجیا اور سرچاکر اب تو میرے

اور خصت ہو کر جانے لگے تو محلہ کے باہر والے دروازہ پر پنج کروپیں آگے اگے اور کہنے لگے کہ آپ نے جوایت کوئی تھی وہی صبح تھی خود بمحکمے مخالف طریقہ ہو گیا تھا۔ بادشاہ سلامت سکرائے اور فرمایا کہ آپ کے ادب کی وجہ سے میں نے آپ سے بحث نہیں کی اور آپ کی بات مان لی تھی مگر آپ کے جانے کے نوزاد بھیں نے اس آیت کو تھیک کر کے لکھ لیا ہے چنانچہ وہ آیت تھی ہوئی ان کو دکھلائی، ان عالم نے بادشاہ تھیک کر کے لکھ لیا ہے چنانچہ بادشاہی درباروں میں اور امراء کی مجالس میں علماء کا کوہبہت دعائیں دیں یہ تو تھا علماء کا ادب ایک خاص مقام تھا، عوام میں بھی بے پناہ اسی طرح ایک بار اور نگزیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ ایک تالاب کے کنارے بیٹھے بڑے گھرانوں میں اور شریف لوگوں میں خاندانی امور کو بھی علماء کے مشوروں پا تھے ان کے ہمراہ اس وقت امراء سلطنت بھی موجود تھے مختلف موضوعات پر بات ہو رہی تھی۔ علماء کا منزکہ جلا تو کسی ایسے مضمون کو دلچسپ بنانے کے لیے علمار کی تضیییک ہوتی تھی۔ بادشاہ کو یہ بات ناگوار گزی وہ اس کو کوئی مناسب جواب کرنے تھے چنانچہ فرمایا کہ ایک بار دینے ہی والے تھے کہ بادشاہ کی نظر ایک طالب علم پر پڑ گئی۔ آپ نے طالب علم کو اپنے پاس بلایا اور اپنے قریب بٹھا یا پھر باتیں شروع ہو گئیں۔ کچھ دیر بعد بادشاہ نے سب وزراء اور امراء کو مخاطب ہوا انہوں نے بادشاہ کو ایک آیت سمجھتے سوکر فرمایا بلکہ ایک سوال پوچھا کہ ہم جس تالاب کے کنارے بیٹھے ہیں جہا اس میں کتنے پیالے پانی ہو گا؟

جب حضرت خواجہ خنزیر کا رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا اور نماز جنازہ کے لیے لوگ اسے صحنے میں صفين بنائی گئیں تو ایک بزرگ نے سب کو مشینے کے لیے کہا اور فرمایا کہ حضرت شریعت نے اپنے انتقال قبل یہ وصیت لکھ کر دی تھی کہ جب میری نماز جنازہ کا وقت آئے تو لوگوں کے سامنے میری یہ شرائط بیان کرنا، جس شخص میں یہ خصوصیات موجود ہوں وہ میری نماز جنازہ پڑھائے: دا، ساری زندگی میں بغیر خوب کے آسمان کی طرف نہ دیکھا ہو۔

(۲) پوری زندگی میں کسی غیر محترم کو خاندانی امور کو بھی علماء کے مشوروں پا تھے لگایا ہو۔

(۳) سبھی تکمیر اولیٰ ترک نہ ہوئی ہو۔

(۴) عصر کی چار سنتیں کبھی نہ چھوٹی ہوں۔

پانچویں شرط اس وقت زہر نے تکمیل ہوئی ہے شاید نماز تہجد کی شرط تھی بہرل جب یہ شرائط سنائی گئیں تو پورے مجمع پرستاں کی کیفیت طاری ہرگزی دہلی کا شہر تھا علماء اور صلحاء کی کافی تعداد موجود تھی مگر امامت کے لیے کوئی بھی آگے بینیں بڑھ رہا تھا جب کافی دیر ہو گئی اور لوگوں کا اضطراب بڑھنے لگا بلکہ لوگوں کے ہجوم سے گریہ وزاری کی آوازی آئے لگیں تو اس وقت کہ بادشاہ کا انبہار کیا، بادشاہ نے اسے شمس الدین المنش روڈا ہر آگے بڑھا

ان سے پوری دنیا سے بڑھ کر محبت ہی اس لیے ان کے خیال سے پلت کر آنا زدرا مشکل ہو جاوے گا۔  
یہ تھا صل مفہوم اس عبارت کا گوئی یاد لوگوں نے کیا سے کیا پنادیا۔ اسی میں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ظاہر ہوتی ہے تک اللہ کے تفاصیں۔

### متصلہ

احقری ایڈ کا استعمال نے کرنے میں اباد سے جنگ آدھا ھماری سیاست پر بے ساتھ ایک اور صاحب آئینے وہ بھی ماشاء اللہ باریش تھے گفتگو کا سلسلہ شروع ہوا تو پستہ چلا کر وہ بھی جی ایڈ کا استعمال نے کر آ رہے ہیں پہلے تو پیر کے بارے میں بات ہوئی اپنے سبز پر بات چل پڑی۔ جب ان کو پستہ چلا کر میرا تعلق دیوبند والوں سے ہے تو وہ کہنے لگے کہ یہ تو گستاخ لوگ ہوتے ہیں میں نے پوچھا کہ آخر گستاخ کی کوئی شال تو بتائیں چنانچہ انہوں نے اسی عبارت کا خواہ دیا۔ اس پر میں نے حرف بہت برداشت کیا کہ اس کو مولانا جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کی یہ تعریف سنادی۔

چونکہ صاحب علم انسان تھے اور طبیعت میں ضدنہ تھی چنانچہ تعریف نہ سنتے ہی کہنے لگے اللہ کی قسم آپ نے تو سیری آنکھوں سے پردہ ہٹا دیا اور میری بہت

ہیں فرمایا کہ نماز کے دوران یکسے علوم سوم بن جاتے تعلق مع اللہ کی اسی ہو سکتا ہے۔ صحابہ اور تابعین کے دور میں نمازوں کی بھی کیفیت رہی مگر بعد کیفیت کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "الصلة معداج المعمون" چنانچہ حضرت علی کرم امیر آنے لگی تو بزرگوں نے ذکر و نکار یہ سلسلہ و جہہ بیدان جنگ میں لڑ رہے ہیں شروع کیا۔ چنانچہ شاہ اسما علیل اور شروع میں کمی آنے لگی تو بزرگوں نے ذکر و نکار یہ سلسلہ مولانا عبد الحمی میں جھاگیا کہ آپ گشت میں پیوسٹ موجاتا ہے درد تو خود علم کے پھر اپنے پھر اپنے سید احمد بر طیوی سے بیعت کیوں ہوتے تو دو نوں حضرت کہتے تھے کہ ہمیں نماز پڑھنی سید ہیں دیتے۔ مگر اسی حالت میں جب نماز کا وقت آتی ہے تو آپ نماز کے صاحب نے سکھلانی ہے۔

فرمایا کہ یہ جو اعتراض مولانا اسما علیل شہید رحمۃ اللہ علیہ پر کیا جاتا ہے حقیقت میں یہ قول شاہ اسما علیل کا ہیں بلکہ نے سکال دیتا ہے۔ نماز سے خارغ ہو کر انہوں نے تو اپنے پیر و مرشد حضرت سید احمد بر طیوی کی ایک مجلس کا ذکر کیا ہے دیوار نے سکال دیا۔ فرمایا مجھے تو پستہ بھی نہ چلا۔ یہ تھی نماز اور اس کا خشوع و خضوع پر جل رہی بات نماز کے خشوع و خضوع پر جل رہی تھی اسی سلسلہ میں آپ نے فرمایا کہ نماز اسی طرح امام زین العابدین سجادہ نبوی میں نماز اسی سلسلہ میں آپ نے فرمایا کہ نماز میں نزاں پڑھ رہے ہیں۔ سجادہ نبوی میں مقبول ہو گی۔ چنانچہ اگر نماز کے دوران دنیا کی کسی ادنیٰ چیز یعنی کتاب بھی چڑھے جائے تو اگر شور اور ہنگامہ ہے مگر جب کی خیال آجادے تو آدمی نوڑا اس خیال کو جھک کر فرمے گا اور اپنا تعالیٰ پھرے آپ سلام پھیر کر نماز سے خارغ ہوتے ہیں تو لوگوں سے پوچھتے ہیں یہ شور کیسا ہے؟ تو لوگ بتاتے ہیں کہ حضرت سجد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آگا تو پونک میں آگ لگی ہوئی ہے آپ کو علوم بھی

رفقاء کے بہراہ اس وقت کے ظالم سکھ حکمران کے خلاف لاشتے ہوئے اپنی جان اٹھ کر راہ میں تربان کر دی مگر اسما علیل اس کے مکان پر پہنچے اور آواز دی تھوڑی دیر میں مکان سے ایک لڑکی نکلی اور پوچھا کہ تم کون ہو اور کیا کام ہے انہوں نے کہا کہ میں ایک فقیر ہوں وہ لونڈی یہ سن کر چلی گئی اور جا کر کہہ دیا کہ ایک فقیر جائز ہے۔ رونڈی نے کچھ پیسے دے بھیجی۔ مولانا نے کہا کہ میں ایک صدا پیراے میں بیان کیا کر دل میں دعا میں کہا کہنا ہوں اور بغیر صدا کہے بینا میری عادت ہیں۔ تم اپنی بی بی سے کہو کہ میری صدا کانے اس نے جا کر کہہ دیا۔ رونڈی نے کہا کہ اچھا بلے وہ بلا کر لے گئی۔ ایک ہی مقصد کے لیے اپنی زندگیان شاہ جا چکر صحن میں رومال بچھا کر بیٹھ کے اور سورہ والتين کا کچھ حصہ تلاوت فرمایا اور پھر اسی تقریب فرمائی۔ پاک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ کر گیا جنت اور دوزخ سا منے نظر جوں ہی کوئی شخص آکر اسلام تبول آئے ہی۔ اس زندگی کے میان اور بھی کرتا آپ کے دست بارک پر کلہ طیبہ بہت سی زندگیاں اور لوگ جمع تھے ان پر اس کا یہ اثر ہوا کہ سب چیزیں مارنا دکر دنے لگے اور انہوں نے تو یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ کی برکت سے حضوری کا شرف حاصل ہو جاتا اور حضور اپنے دین کی دعوت و تبلیغ کی لیے اپنے کو وقف کر دیا تھا جسی کہ اپنے پیر و مرشد حضرت سید احمد بر طیوی رحمۃ اللہ علیہ اور واقعہ سنایا فرمایا کہ نماز کی کیفیت تو ایسی ہوتی کہ اللہ کے سنایا فرمایا کہ شاہی فائدان میں باوشاہ کی ایک عزیزہ کمی جس کا نام میں چھکو تھا وہ بڑی تیز راجح تھی۔ ان سے کہنے کہا کہ شاہ اسما علیل بی بی کی صحنک کو منع کرتا ہے۔ بی چھکو لے کہا کہ مولی اسیں کوہ لانا کو بلا یا گی۔ آپ بالکل خالی ذہن تھے اندر کی سازش کا آپ کو کچھ علم نہ تھا چنانچہ آپ اندر تشریف لے گئے اور دستور کے مطابق شاہ جی نے کہا امال سلام ہی چھکونے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ ہم نے صنایع کے کاہر کی صحنک کو منع کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اسما علیل کی کیا مجال جو بی بی کی صحنک کو منع کرے اماں بی بی کے کاہر کی صحنک کو منع کرتے ہیں کے ابا جان خدمت کرتے ہیں لے کہا یہ کہہ یہ کے اس پر آپ نے کل بدعتہ ضلالتہ و کل ضلالتہ فی النار حدیث پڑھ کر پھر اس پر اسی مرثی تقدیم فرمائی جس کا بی چھکو پر نوری اثر ہوا اور وہ ان بدعات سے تائب ہو گئیں اور سکھنے لگیں کہ میں کیا معلوم تھا کہ بی بی کے ابا منع کرتے ہیں ہم تو ان کی ہمارے ساندھی کے لیے کرتے تھے جب وہ نار ارض ہرتے ہیں تو ہم کیوں کریں اس کے بعد اپنی کامیک اور واقعہ تھی کہ اپنے پیر و مرشد حضرت سید احمد بر طیوی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر سنایا فرمایا کہ خاتم کے بازار

بڑی غلط فہمی دور کر دی۔ اس کا مطلب ہے یہ تو صوفیا، کی اصل روح تھی جو آپ نے بیان کی۔ غالباً ہے کہ نماز تو وی کامل ہو گئی جس میں صرف اور صرف اللہ کا دعیہ تکام رہے۔

یاں محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا۔

در اصل خانقاد کی بات تھی اس پا تھے اُنگی۔ عبارت ایک ہی موتی ہے مگر اس کا مفہوم سوچنے اور سمجھنے والے کے علم اور اس کی نیت پر متاثرا ہے ایسے موقع نہ کہا نام جزوں رکھ دیا جزوں کا حسد جا ہے اپ کا حسن کر شہ ساز کرے

## بصیہ: سیدت طیبہ

کی عملی زندگی کا پھوٹ ہے۔ امت مسلم کے لیے وہ عظیم الشان دولت چھوڑ گئے کروں تسلیم کریں تو اج پیغام حق یعنی جسے تحاکم کروہ کبھی بھی مانع و بر باد نہیں قرآنی تعلیمات کے حین خدا خال کو سیرت ہو سکتے یعنی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ مصطفوی کے شفاف آئینہ میں دکھایا جائے۔

## یہ کرشمہ ہے شیرخواری کا

رشید عرشی۔ موضع اندوس

گوز بال تک نہیں ملی تھی ابھی اور بھولی تھی ابھی گوز بال تک نہیں کھلی تھی ابھی صاحب مججزہ تھے پھر بھی آپ پر درش اس کے گھر میں پانا تھا شیرخواری کا وہ زمانہ مقتا جس کے سینے میں اس بمحادل تھا تھی مشقت میں زندگی جس کی اونٹنی پر بٹھا لیا اس نے کر کے بہت اٹھایا اس نے خود حیمه بھی مسحیت تھی اُن پکے لس کی یہ برکت تھی اونٹنی یوں حپسلی میواؤں میں چند لمほوں میں جا لیا سب کو جو تھا آگے بھپڑے گئے سالے نگاگے سواری آپ کی تھی پیچھے دنیا بھکاری آپ کی تھی آپ پسخے جو گھر حیمہ کے رشکِ گلزار ہو گئی بستی غرقِ انوار ہو گئی بستی تینگ حالی نہ تینگ دستی تھی اونٹنی بھیڑ بکیاں ساری وہ جو لا غر تھیں بھوک کی ماری پیشہ رحمتے ہو گئیں فربہ دو دھن سب کے مکنولے سے بہنے لگا اب تو عالم تھا خوشگواری کا معجزہ تھا یہ شیرخواری کا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہیں ٹھنی منگوائی اور اس کے دو تکڑے کر کے دونوں قبروں پر گاؤں اور تشریف لے جا رہے تھے حضرات صحابہ ذمایا کہ جب تک یہ ہنسیاں ہری بھری کلام رضی اللہ عنہم ہمراہ تھے آپ کا گزر دو قبروں کے پاس سے سوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم تھہرئے اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا ان دونوں قبروں میں حمد فون کرتے ہیں اور اللہ کی تسبیح اور اللہ کی رحمتوں کی رحمتوں کو کھینچتے ہے جب رحمتوں کی بادش ہو گی تو مردے کو فائدہ پہنچے گا۔ صلی اللہ علیہ وسلم کو کشف کے ذریعہ اس روایت سے بعض لوگ بچوں اور مسلم ہوا تھا جس کھناد کی وجہ سے غذا پھلوں کی تیقی چادری قبر پڑھانے پر اسے پختاں کے لیے پر استلال کرتے ہیں۔ تجھیک بے قبر دشوار نہ تھا، بچ سکتے تھے۔ پھر فرمایا اس قبر والا پیشاپ کی تھینٹوں سے ہنسی پختا تھار کپڑے اور بدن ناپاک ہوں کی زندگی گھری دو گھری کی ہوتی ہے دھوپ پڑی امر جھاگے، گویا مر گے اور تو نماز ہنسیں ہو گئی غذاب قبر زونا بر قبے تھے دوسری قبر میں جو مدفنون ہے وہ غمای رچغل خور لگائی بھائی، کرتا تھا۔ پھر اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت کی ایک ایک واقعہ یاد آیا غاباً باقی،

مولانا مفتی محمد ضیاء الحق رملوی  
دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا قاسم  
نا نو تو یہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے ان کے  
خدمت نے سوال کیا حضرت ابو علی و میت  
کرتے ہیں مجھے خلاں بزرگ کی تبرے کے  
پاس دفن کرنا اس سے کہا نامہ  
ہوتا ہے؟ ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ  
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کوئی کسی کا بوجہ  
نہیں اٹھائے گا اپنی اپنی کرنی اپنی اپنی  
بھری حضرت سن کر خاموش ہو گئے رسنی  
دل بیست گئے ایک روز آپ کے پاس

چند بہانے پیٹھے اور ہمارہ خادم رام تھا کا پنکھا جعل رہے تھے راستہ بھلی نہیں تھی حضرت نے ان سے کہا میاں جی تم پنکھا کے جعل رہے ہو؟ عرض کیں آپ کو فرمایا۔ تم پنکھا تو بھجے جعل رہے ہو اور ہر ایسے پاس بیٹھنے والوں کو بھی لگت رہا ہے اسی طرح رحمتوں کی بارش تو بزرگ کی قبر پر ہمہ ہی ہے مگر چھینٹیں ادھر ادھر بھی پڑ رہی ہیں پکھ نہ کچھ فائدہ برابر والوں کو بھجے پس رہا ہے۔ بہر حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا سنجھہ اور وجوہ کے غذاب قبر کی دو وجہ یہ بھی ہیں ایک مسلمان کا بدن اور اس کے پڑے سے ہر وقت پاک نہیں اور اس کے پڑے سے ہر وقت پاک نہیں چاہیں اور صاف بھی ہوں تو کیا بات ہے سے سفید پڑے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھے کہ ان کا داع غدھہ

زاشی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں فوراً ظاہر ہو جاتا ہے دسری بیماری کسی قوم کی دشمنی میں (اندھے بن کر) نامی (چل خوری) بہت خطرناک بیماری ہے مردوں کے نسبت عورتوں میں زیادہ تر ہے انسانی ذکر نا عدل کر کر یہ تقویٰ سے بے انسانی سارے کباد دی لکھائی بھائی تر ہے اور نامی لکھائی بھائی قریب تر ہے ایک دوسرے کے خلاف کان بھزا، اور رہانا پھر تماشا دیکھنا بھس میں چنگل اگر کسی میں کوئی برائی دیکھتی ہو تو محبت اور پیار سے اس کی اصلاح کر دوسرے سے پہلے تو خدا پنی اصلاح کر دوسرے کی آنکھ کا نکلا تر نظر آتا ہے اپنی آنکھ کا شہیر دکھائی نہیں دیتا کاش! ہم اپنے گر باؤں میں جھانک کر دیکھیں ہم اپنے عیوب پر پردہ ڈالنے کے لیے دوسرے پر عیوب لگاتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "ایک مسلمان کو زیب نہیں دیتا کہ اپنے کاپنے کی سیاست کی کوئی بھائی کے عیوب اور اس کی مکر دیلوں کو اچھا لتا پھرے اے ذمیل و خوار کرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" غیبت سے بڑا گناہ ہے بہتان

زاشی دنوں میں فرق یہ ہے کہ غیبت تو یہ ہے کہ کسی میں کوئی برائی ہے اور آپ اس برائی کو ادروں کے کان میں پھونک رہے ہیں! کپڑوں کی لادی کی نفلوں سے گرانا اور ذمیل کرنا چاہتے ہیں بہتان زاشی یہ ہے کہ کسی میں وہ عیوب نہیں ہے اور آپ لگا رہے ہیں! کپڑوں کی لادی کی تھک جاتے ہوں گے کون دباتا ہو گا اب تو ہر گھر میں داشنگ مشین ہے ادھر پڑے ڈالوں ایک دن موقع پا کر بیگم صاحبہ منگی بھی نہیں ہے میں کسی سے ان بن ہو جائے تو ایک دوسرے پر بہتان

شام کو میاں آئے تو داشنگ مشین کی فراش میاں نے جوں توں کر کے داشنگ مشین بھی لادی۔ بڑی بی بواب بھی چین نہ آیا آئیں بار بکاد دی لکھنے لگیں۔ میٹی! دھنڈا پانی لادو، دہن نے صراحی میں تھا کہ دیا تو کہا بیتی! اگری میں تم گرم پانی پیتی لاریا جانے کا فرنگ منگالو۔ بڑی بی بھر میاں سے کہہ کر فرنگ منگالو۔ اس کام میں جو عورتیں بڑی ماہر ہوتی ہیں دیاں میاں بیوی اس انتظار میں تھیں کہ کس طرح میاں بیوی میں ان بن ہوا درگھر کا سکون ختم ہوا۔ بیوی کو لڑا دیں، ساس بھو میں بھوٹ ایک اور دچپ دا قعنخای کا یاد آیا جس سے اندازہ ہوا کہ یہ کتنی خطرناک بیماری ہے دنوں میں بڑی محبت بھی معمولی آمدیں میں دال چنی کھا کر خوش تھے ٹروس کی بھی اور تند رست و توانا بھی ایک دن گزر رہا تھا پسند آیا، اچھے داموں خرید لیا۔ مالک نے کہا کہ غلام بہت مختتی ہے آپ کو خوش کر دے گا۔ البتہ ایک عیوب میاں آئے۔ بیوی نے فراش کر دی۔ دوسرے دن گھر میں مشین آگئی۔ بڑی بی دیکھ کر بہت خوش ہو میں بار بکاد دی چند دن بعد پھر اس بیوی کو دیکھا کر دہن پڑے جائزہ لیا اور دیکھا میاں بیوی میں بے پناہ محبت ہے ایک دوسرے پر جان چھڑ کتے ہیں اب اس نے سوچا کہ ان میں کیسے بھوٹ ڈالوں، انھیں کیسے اداوی ایک دن موقع پا کر بیگم صاحبہ کے پاس گیا اور دست بست عرض کیا پھر کہنا

آگیا کہ غلام پچ کہہ رہا ہے اس نے میرے چھوڑ رہے دیکھے آپ کو لقینہ نہیں آپ کیا کیا جتنی کہتے چالاک ہوتے ہیں اور کس طرح یہ لڑا دلتے ہیں آدمی کو کاٹوں کا کچا نہ ہونا چاہیے یہ لڑا نے والے کان بھرتے ہیں اور سر پر ٹیپ لگا کر بند کر دیتے ہیں کہاں سے کہنا نہیں درنہ آئندہ ہم کوئی بات نہیں بتاں گے دلوں دوست آئنے سلنے بیٹھے ہیں بات نہیں کرتے اور ایک دوسرے پر بھار بھار ہے ہیں میں دیکھ رہا ہوں وہ ایک اور شخصی کے خلاف کسی کے کان بھزا اور دو سلانوں کو لڑانا بہت بڑا گناہ ہے اللہ تبارک تعالیٰ ان سب روشنی ایسا یوں سے ہے ہمیں سچا ہے اور ہمیں پکا اور چاہا مسلمان بنلے۔ آئیں۔

**لبقیہ: سوال جواب**

قول یہ ہے کہ اپنے امام کو لقہم دینے کے کی کی نماز فاسد نہیں سمجھا۔ (ہندیہ ج اص ۹۹)

س: اگر فرش پر گوہر یا کوئی دوسری چیز بخاست پڑی ہوئی ہو تو اس پر مصلی بچا کر نماز پڑھ سکتے ہیں؟

رج، بخاست اگر خشک ہو تو مصلی بچا کر نماز پڑھنا جائز ہے بشرط مصلی استامہا ہو کر بخاست نظر آتی ہو۔ (ہندیہ ج اص ۶۲)

آگیا کہ غلام پچ کہہ رہا ہے اس نے میرے یہ کیا کیا جتنی کہتے چالاک ہوتے ہیں اور سر پر ٹیپ لگا کر بند کر دیتے ہیں کہاں سے کہنا نہیں درنہ آئندہ ہم کوئی بات نہیں بتاں گے دلوں دوست آئنے سلنے بیٹھے ہیں بات نہیں کرتے اور ایک دوسرے پر بھار بھار ہے ہیں میں دیکھ رہا ہوں وہ ایک اور شخصی کے خلاف کسی کے کان بھزا اور دو سلانوں کو لڑانا بہت بڑا گناہ ہے اللہ تبارک تعالیٰ ان سب روشنی ایسا یوں سے ہے ہمیں سچا ہے اور ہمیں پکا اور چاہا مسلمان بنلے۔ آئیں۔

آپ کیا کہ غلام پچ کہہ رہا ہے اس نے میری راتوں کی نیند حرام ہے۔ میں شادی کر لیں حضور آپ لقین کریں یا نہ کریں میں صرف یہ کہنے آیا ہوں کہ آج رات کو آپ ہوشیار سوئیں خدا آپ کی خیر کرے۔ رات کو نیند کھاں۔ منہ پر ہاتھ رکھ کر لیٹے رہے دو بھے کرے کے دو چار بالے آئیں ان پر دم کر دوں گا، وہ بال بیگم صاحبہ اپنے پاس لے کر بیگم صاحبہ قریب آئیں۔ گلے کے رکھیں تو ہمیشہ غلام بن کر رہی ہیں گے شادی کرنا تو درکنار کسی کی طرف نظر انھا کر بھی نہ دیکھیں گے اور بیگم صاحبہ اچھیں بازار گیا اور یہ یزدھار کا استہ جھینا اور بیوی اسے آپ اپنے پاس رکھے اور آگے آپ کا کام ہے آج ہی رات کو چکے لے دار ہی کے دو چار بال کاٹ کر بھے دے دیکھے اب کیا تھا بیگم صاحبہ کو لقین

# چین میں

## الہلہ کی پہلی سرخ

مسلمان یا چین سیمان اور ابو زید مرانی کے سفرناموں کا ۱۹۲۲ء میں انگریزی میں ترجمہ لندن کے چکپ چکا ہے۔

یوں تو عرب تابعہ اسلام سے ہے میں تجارت کے لیے بھری راستے سے چین آتے رہتے تھے اور چھٹی اور ساتویں صدی عیسوی میں یہ تجارت بہت زور دل پر تھی۔ لیکن چین میں پہلا مسلمان کب آیا؟ اس کے سلسلی کمی روایتیں ملتی ہیں موسیودی

دو مسلمان یا چین سیمان اور ابو زید مرانی، ۱۴۲۶ء میں چین کے تھے سب سے پہلے اپنی دونوں نے چین میں مسلمانوں کا ذکر کیا ہے۔ ان کے بعد کمی غیر مسلم یا چین کے لیکن انہوں نے چین میں مسلمانوں کے سفرنامی ساز کیا ہے۔ یورپین یا چین میں سے پہلے مارک پرلو تیرہوں میں صدی عیسوی میں چین پہنچا تھا۔ اس نے اپنے سفرنامہ میں چین کے ان مسلمانوں کا ذکر کیا ہے۔ جن سے وہ صوبہ کامان زیانان اور شہر سنجو میں ملا تھا۔ چودھویں صدی عیسوی میں سے شہر سنجو میں مسلمان یا چین کے مختلف شہروں فتح گئے۔ سنا، بیوم اور قفلوں میں مسلمانوں سے ملا اور ان کے حالات تفصیل سے لکھے مسلمان یا چین سیمان، ابو زید مرانی اور ابن بطوطہ نے پہنچے سفرناموں میں لکھا ہے کہ جہاں جہاں مسلمان آباد

سالہ کے قریب تھی موسیودے ترسان کی تحقیق کے مطابق دوسری روایت یہ ہے کہ چین میں تانک خاندان کے باہر آپ کا مقبرہ آج بھی موجود ہے اور وہاں کے لوگ ان کے مقبرہ کو آج بھی مقدس سمجھتے ہیں۔ آپ نے دو سجدیں بنوائی تھیں ان میں سے ایک مسجد کو اپنے نام سے آج بھی موجود ہے اور یہ بادشاہ نہایت تقابل اور باتکمال تھدا پہنچا شرمند سجد کے ارد گرد عرب تجارت پڑھ لوگوں کی کافی آبادی ہو گئی ہے۔ انہوں نے چین میں شادیاں کر کھی ہیں اور مسلمانوں کے قدم چین میں پوری طرح جم چکے ہیں اور اکثر مسلمان چین کے باشندے بن چکے ہیں۔ جو دہائیں آزادی کے نتیجے میں اور اپنے اپنے نہایت تقابل اور باتکمال تھدا پہنچا شرمند مسلمان کی تبلیغ اسلام کی مکمل آزادی بخشی جھشتہ دہاب بن کشہ رضی اللہ عنہ نے چین میں مسجدیں تعمیر کر دیں اور پھر ۱۹۲۶ء میں اپنا مقدس فریضہ ادا کرنے کے بعد اپنے عرب چلے گئے؛ جب وہ عرب پہنچے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے پرده فرم اپنے تھے۔ یہ جرسن کے ادبی مشرب پار کرنے انگریز ہی زبان میں رہتے ہیں۔ اور اپنے ساتھ مک کے کچھ تاجر ملے جوں سے اپنے ساتھ مک مغفلتے ہے۔ دہاں پہنچ کر شیخ ہائی نے چین کے بادشاہ کا پیغام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر کے ایک کونے میں ایک شخص

چین کے مسلمان مصنفوں نے بھی چینی زبان میں ایک کتاب لکھا ہے جس کا نام "ہوئی ہوتی یوآن" یعنی اصل مسلمان ہے۔ اس کا ترجمہ ایک انگریز ادیب مشرب پار کرنے انگریز ہی زبان میں کیا ہے۔ جنہی مسلمانوں کی روایت کے مطابق ۱۹۲۶ء میں چین کے ہر لوزیز ساتھ ساتھ پہلی بار قرآن مجید کا وہ نسخہ ساتھ لائے جو بحیرت کے گیارہویں یا بارہویں سال جمع کیا گیا تھا اسی روایت کے

سرپر غمامہ باندھے بیٹھا ہے اور غیر چینی زبان میں کچھ پڑھ رہے۔ اس کی آواز زمانیت سریلی اور پر اثر ہے۔

بادشاہ پر اس خواب کا بہت اثر ہوا۔ صبح اس نے شاہی بختم کو بلایا خواب سنایا۔ بختم کہ اس نے بھی کوئی بھائی کی بار خواب میں خبر کی مرفت سے عجیب و غریب روشنی دیکھی۔ اس نے اپنے خیال کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس طرف سے

کہا کہ اس طرف سے کوئی عظیم انسان انقلاب آئے والا ہے اس نے بادشاہ کو بتایا کہ یہ عمار پوشش لوگ مسلمان کھہلاتے ہیں جو چین کے صوبہ کانسون کے بیدار دروں سے بہت درد ایک ستر ملک میں رہتے ہیں۔ بادشاہ کے ایک فوجی بزرگ نے بھی بختم کی بات کی تائید کی۔ بادشاہ پر اس خواب کا انتباخ ہوا تھا کہ وہ بے چینیار ہے۔ لکھا بالا از بادشاہ نے اپنے ایک افسری تھانگ مسلمانوں کے ساتھ ملکوں کا کو بلایا جو دنیا کے مختلف ملکوں کا سفر کچھ تحد بادشاہ نے اسے اپنا اپنی بھائی بنایا کہ ہمی اور بخارا کے راستے عرب بھیجا۔ شیخ ہائی کو بخارا میں مک کے کچھ تاجر ملے جوں سے اپنے ساتھ مک مغفلتے ہے۔ دہاں پہنچ کر شیخ ہائی نے چین کے بادشاہ کا پیغام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش

حضرور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
پھر دنون کے بعد اپنے میں نہایت  
متقی اور عالم صحابہ کرام قیس، اوس  
اور دعاص رضی اللہ عنہ کو شی تہانگ  
کے براہ بھیجا اور پڑنے وقت بھی کرم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی دیوار سے  
ایک کاغذ اساتذہ ادب و اخراج کے ساتھ  
آپ سے پاس بھایا حضرت وفاق  
رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کی ہدایت پر تھوڑی سی سخا ساتھ لکھ  
آپ نے اس کا غذ کو تھوڑی دیر تک  
خور سے دیکھا۔ پھر ان کو شے کر فرمایا  
کہ اسے چین کے بادشاہ کو دیدیں  
چار افراد کا یہ تھانہ چین کے لیے روان  
ہوا۔ سفری صعود بتیں ناتقابل برداشت  
تھیں چنانچہ حضرات قیس اور اوس  
رضی اللہ عنہم راستے ہی میں اندک کو  
پیارے ہو گئے اور صرف وفاق  
رضی اللہ عنہ درہ کیا لو کے دشوار گزار  
راستوں کو طے کر کے چین کے صوبہ  
کافسونک دا خل ہوتے۔ چین کے  
صنفین (مسلمان) کے مطابق حضرت  
دفعاص رضی اللہ عنہ بادشاہ کے  
امیمی شی تہانگ کے ساتھ بادشاہ  
کے دربار میں حاضر ہوئے اور وہ کاغذ  
بادشاہ کو دیا۔ بادشاہ نے جب  
کا غذ کو کھول کر دیکھا تو اس پر بھی  
کرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شبیہ نظر  
آئی۔ بادشاہ نے فرط سرتے چلا کر

انھوں نے بادشاہ سے واپس جاکر  
پھر اور سلامانوں کو دین اسلام کی  
تلیغ درد تنگ کے لیے ساتھ لانے کی  
اجازت مانگی۔ اجازت حاصل کر کے  
آپ کے اور بادشاہ چین کا پیغام  
حضرور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے  
پیش کیا جس میں استدعا کی عجمی تھی  
کہ سلامانوں کی ایک بڑی جماعت چین  
میں اسلام کی تبلیغ کے لیے بھیجا جائے  
کی ہدایت پر تھوڑی سی سخا ساتھ لکھ  
تھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا تھا کہ جب چین کی زبان سمجھنے  
میں دقت پیش آئے تو اس سیئی کو  
کردی جب یہ پاک جماعت چین پہنچی تو  
سو نگہ لینا۔ حضرت وفاق رضی اللہ عنہ  
نے اس سیئی کو سونگھا تو چین کی زبان  
سمجھنے اور بولنے لگے۔ بادشاہ نے  
ان کے ساتھ ملکی اور تمدنی معاملات  
پر گفتگو کی اور سرت ساتھ ہوئے۔  
بادشاہ چاہتا تھا کہ وہ شاہی بنگم کا  
عہدہ جبول کر لیں جس کی تنخواہ بہت  
بڑی تھی۔ بادشاہ چاہتا تھا کہ  
اوہ بادشاہ اور سلطنت کے مشیر بن  
جاں میں یکن انھوں نے اسکا کر دیا اور  
زماں اک دہ دہاں صرف تبلیغ اسلام  
کی غرض سے آئے ہیں کچھ عصر وہ  
بادشاہ کی خصوصی اجازت سے چین  
کتبہ آج بھی نصب ہے جس میں سلامانوں  
میں تھی وصافت اور اسلام کی  
حقارت وفاق رضی اللہ عنہ نے خواب میں

یہ ایک بھی راقم علوم ہوتا ہے کیونکہ  
دونوں دعاص تقریباً ایک بھی سن عیسوی  
میں تو سچ پذیر بتائے جلتے ہیں بخوبی  
مخفیین موسیودے ترسان کی روایت  
اور تحقیق کو صحیح مانتے ہیں جب کہ چینی  
مسلمان مصنفین کی کتاب ہوئی ہوئی  
یوآن لی ہے کے دیباچہ میں ہانگ ٹین  
یگنے چینی سلامانوں کی روایت کی  
تصدیق کرتے ہوئے کہ حضرت  
وفاق رضی اللہ عنہ چین کے بادشاہ  
مانگ سنگ کے عہد میں چین آنے سے پہلے  
ہانگ آن جو بعد میں سن گھان کھلایا اور  
جو جنوبی شن کی میں دعاص ہے کچھ عرصہ  
مقیم ہے اس کے بعد کاشن تشریف  
لے گئے توہاں تبلیغ دین کا فریضہ انجام  
دیتے رہے اور بالآخر وہی وفات پائی۔  
ان کا مرقد مبارک کاٹھ کا شہرے باہر  
شہاںی حصہ میں اب بھی موجود ہے جہاں  
ایک پیکوڈا (مسجد) اب بھی ان کی ایاد  
تمازہ کر قلہ ہے۔ اس کے علاوہ چالیس  
قدس عرب ہستیوں کی تبریز بھائیں مان  
میں موجود ہیں جنہیں تاتاری ڈاکوؤں نے  
شہید کر دیا تھا۔

رش کو نسل لا بیڑتکے جو کچھ حاصل ہے  
سکا ہے تھا میں کر دیا۔ اب یہ مخفیین اور مورخین  
کا کام ہے کہ یہ علوم کی کچیں میں اسلام کی  
پہلی کن کس صحابی رسول کے ذریعہ پہنچی؟

کی حقیقت کا علم ہوا تو اس نے شرمندگی  
اور نہادت کی وجہ سے اپنے آپ کو بھی  
بلاؤ کر دیا۔ ان چالیس مقدس ہستیوں  
کی تبریز اب بھی کاٹھ میں موجود ہیں۔

حضرت وفاق رضی اللہ عنہ کچھ عصر  
تک چین میں تبلیغ دین کے فریضہ انجام  
دیتے رہے اور پھر اس دارفانی سے  
کوچ فرما گئے سلامانوں نے ان کی  
تبریزی اور قبر کے ساتھ ایک سجدہ بھی  
تعیر کی اس کا نام سیانگ نہ ہے۔ اس  
کے بعد دروازے پر میں ہوتے لکھے  
ہیں "من ہیں کرما" یعنی پہلے ولی اللہ کی  
تبریزی دعاص کے بعد دوبارہ چین کے یہے  
فرمایا اس کے بعد دوبارہ چین کے یہے  
کے اور ادا بیکیج چنگ وہی قیام  
کام رضی اللہ عنہم کیا ہے اور یہ انگریزی  
چین پہنچ کر یہ جماعت کاٹھ کے علاقہ  
میں آئی۔ یہ جماعت اپنے ساتھ تو آن  
انگریز مژہ جاڈ بلیو شپ نے چنگ نے  
سے حاصل کیا تھا۔

اب یہ علوم کرنے کے لیے کہ چین  
میں اسلام کی پہلی کرن کس نے قدس ہی  
کے ذریعہ پہنچی۔ ہمارے سامنے دو  
ستون روایتیں ہیں ایک چین میں فرانس  
کے سفیر موسیودی ترسان کا ہے دوسری  
روایت چینی مسلمان مصنفین کی ہے۔  
اگر دونوں روایتوں کا بغور مطابع کیا  
گردی کر دیا اور تمام صحابہ کرام کو شہید  
کر دیا۔ پھر جب اس کو اس پاک جماعت

# سوال جواب

راشد حسین مددی

نیک کام بھی کیا جاسکتا ہے؟  
ج: خاتون جنت کی کہانی من گھڑت  
ہے نہ اس کی نذر ماننا جائز ہے  
نہ ہی اس کا پورا کرنا درست ہے  
ہندہ کی ایسی نذر ماننے پر توجہ  
کرنا چاہیے اس کی جگہ پر کوئی  
دوسری چیز بھی واجب نہیں ہے.  
س، کسی نے اگر کسی بات پر ناراضی ہو  
کر خودکشی کر لی ہو تو اس کی نماز

ج: صورت مسئلہ میں نماز فاسد ہرگزی  
بے ہوشی ہو گئی جو تقریباً ایک سفہت  
سک رہی دریان میں بعض اوقات

منہ سے کچھ آوازیں سلطنتی تھیں  
لیکن صحت کے بعد اس کو اس  
دریان کی کوئی بھی بات یاد نہیں  
ہے اب آپ سے پوچھنا یہ ہے

کہبے ہوشی کے زمانے میں جو  
نمازیں چھوٹیں کیا ان کی قضاکر فی

بڑے گی یا معاف ہیں۔

ج: صورت مسئلہ میں بے ہوشی

پونکہ ایک دن ایک رات سے بڑھ  
گئی ہے لہذا بے ہوشی کے دریان

پیاری سے شفایا ب ہو گیا تو چھاں  
کرنے کی ضرورت نہیں ہے.

دہندیہ ۱/۱۳۶

س: پہلی رکعت میں بھولے سے صرف

ایک سجدہ کیا بعد میں یاد آگیا اور

سجدہ بھی کر لیا نماز ہوئی یا نہیں؟

راحتی صفحہ ۳۱ پر

اُدھر پھر ناپڑے اور دو الگانے کے  
یہ آئینے کی خاطر بیڈروم بابا تھیں بھی  
نہ جانا پڑے دانت وغیرہ میں دوا  
لگانے کے لیے آئینے کی صورت درست  
پڑتی ہے۔  
ویسے بھی کچھیں کام کرتے ہیں  
آپ اپنے ملے پر نظر کھو سکتی ہیں۔  
جو تل میں کارکھنیں جائے تو!

بعض بوتلوں کے منہ میں کارک لگا  
ہوتا ہے اور اسے نکالنا بھی بھی  
مشکل ہو جاتا ہے۔ اس کو آسانی سے  
مشکل نے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک پڑی  
کو گرم پانی میں ڈالو گرم کریں اور بوتل  
کے منہ کے گرد لپیٹ دیں۔ بوتل کا  
منہ گرامی سے پھیلے گا اور کارک صحیح  
سلامت آسانی سے باہر نکل آئے گا۔

اگر نمک انی میں نہ کم جائے  
برسات میں نمی کی وجہ سے اکثر نمک سیلا  
ہو کر نمک جاتا ہے اس کے لئے نمک انی  
کو گرم چوپھی کی سطح پر رکھا جائے یعنی  
جس سمعال میں نہ ہوں تو چوپھی کے میں پر  
رکھا رہنے دیں۔ نمی نہیں پیدا ہوگی اور نمک

جسے کامنہیں دیں۔ درست اور کاٹیا ہے کہ نمک انی  
میں چڈائی کچھے چاولوں کے ڈال دیے  
جائیں چاولوں کی وجہ سے نمک اور کامنہیں۔

نومبر ۱۹۹۸ء

## کھربیو نسخہ

فرتنج کو صاف کرنے کے لیے  
بھی نہیں پول گے اور میٹے ہونے پر  
فرتنج کو صاف کرنا ہوتا ہے بالکل  
یہ دھوئے بھی جاسکتے ہیں دیے گئے  
بند کے برف والا خاتہ کھول دیں تاکہ  
میں الماریوں وغیرہ میں اخبار کے کاغذ  
برف پگھلے لیکن اس طرح کمی گھنٹے درکار  
بچانے کے سمجھ کر خاکی کا عنز  
پچھلے جائیں اور ان کے پیچے پوریں  
ہوتے ہیں۔  
اگر آپ کو جلدی ہو تو یوں کریں کہ  
برف والے خانے میں اپنا ہیرڈر ایسر  
یا ٹلیاں پیدا نہیں ہوئیں۔ یہ آزمودہ  
لوٹکہ ہے جیکہ اخباروں کے کاغذ  
کے پیچے یہ پیدا ہو جاتی ہیں۔  
کچن میں آئینے والی الماری  
کچن کی ایک دیوار کے ساتھ اگر چھوٹی  
الماریوں یا کچن کے دروازوں میں  
آئینہ لگا ہو، آپ لگادیں تو کچن میں  
خوبصورتی کے علاوہ آسانی بھی ہے کی  
الماری میں دو ایں اور فروٹ ایسنس  
میں اگر ذرا موٹے پھولدار پلاسٹک  
کو دروازوں کے سائز کا کاٹ کر پھایا  
جائے تو یہ دیر پاہول گئے تک آزاد  
دو اتلاش کرنے کے لیے آپ کو اصر

کچن دروازوں میں پلاسٹک  
کچن کی ایک دیوار کے ساتھ اگر چھوٹی  
الماریوں یا کچن کے دروازوں میں  
ہم خانی کا عنز یا اخبار پچھاتے ہیں جو  
جلدی میلے اور شکن آسودہ بھی ہو جاتے  
الماری میں دو ایں اور فروٹ ایسنس  
وغیرہ رکھیں تاکہ ضرورت کے وقت  
دو اتلاش کرنے کے لیے آپ کو اصر

اب بھی خدا کے فضل سے سیکھوں کی تعداد میں ایسے مسلمان گھر ان میں جو بھی اس سیلا ب میں پورے طور پر ہے نہیں، ان کے منیر اور دلوں کی روشنی بھی بھی نہیں البتہ مناسب حال دینی کتاب میں اور دینی رسائل نہ پانے کی وجہ سے ان خانہ انوں کے سر برست اور ان گھروں کی نیک طبیعت اور خداتر سماں میں بچوں کی تعلیم و تربیت میں بھی محسوس کرنی میں اور خود بھی اسی کتابوں اور رسائل کے لیے مشاہق رہتی ہیں۔ — اس طور پر تکمیل کے میسر گھر ان کے چند افزادے دس برس سے رسالت و حضوان جاری کیا جس کو شروع سے اس وقت تک بہت سے دیندار اور باحیت مسلمانوں کی تائید و سپرستی اور بزرگوں کی دعائیں حاصل رہیں۔ مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ اس نے اپنے محدود دائرہ میں رہ کر اکتا یعنی سال میں بڑا مفید کام انجام دیا اور اس کے پڑھنے والوں کو اس سے ایک ذاتی اور جذباتی تعلق پیدا ہو گیا، اس کے پڑھنے ساری دنیا کے مسلمان عوامیت کے ساتھ اور برصغیر ہندوپاکستان کے مسلمان خصوصیت کے ساتھ بھی عورتوں نے اپنی غلط زندگی سے تو بھکی اور اپنے بچوں کی دینی و اخلاقی تعلیم کا انتظام کیا اور اس کو لیے گھر انوں تک پہنچایا جائے تک اس کی رسائی شکل تھی یہاں تک کہ پہنچستان دیا کستان کے علاوہ امریکا اور یورپ میں مالک، عرب اور افریقہ میں بنے والے ہندستانی اور پاکستانی مسلم گھروں میں وہ مقبول ہوتے لگتا اس سے تعلق رکھنے والے بھائیوں اور بیٹوں کی پہت افزائی سے اس نے کئی خصوصی شمارے بھی نکالے جو بہت تقبلی ہوئے اور ہمت جلد نایاب ہو گئے۔ درحقیقت اس معاشرہ یا سوسائٹی میں اس اخلاقی اور دینی زوال کی رفتار اس وقت سے بہت تیز ہو گئی اور نمایاں طریقہ پر سب کو نظر آنے لگی جب سے کہ مسلمان خواتین اور مسلمان بچوں اور اٹکیوں میں مغربی تہذیب و تعلیم نے اپنا اثر دکھایا۔ غیر دینی بلکہ مخالف دین اور مخرب اخلاقی لٹڑ پھر نادلوں اور ترقی پسند رسلوں اور پرچوں نے ان کے دل و دماغ کو تاثر کیا۔ خدا کا خوف آخوند کی فکر، حقوق و فرائض کا خیال اور اپنے جد پر خدمت، انس و محبت اور صبر و تنازع سے اپنے گھر کو نزونہ جنت بنانے سے ان کی توجہ پڑ کر باہر کی دنیا سے لطف و سرت حاصل کرنے کی طرف مبذول ہو گئی اس وقت سے زصرف یہ کہ مسلمانوں کی خانگی زندگی کو ایک تپ کہنہ لاحق ہو گیا بلکہ خالص دینی دعوت و اصلاح کے لوگوں سے پوری امید ہے جن کے دلوں میں دین کا درد اور اپنے بچیوں اور بیٹوں کے اخلاق اور دینی روحانی کی نکر ہے کہ وہ اس رسالت کو بند رکھنے میں بھی ایسی سخت رکاوٹ میں اور مشکلات پیش آئیں جن کا بغور ناٹری سے بڑی طاقت و در دینی تحریک کے لئے ممکن بن گیا اس لیے کہ باہر کی تمام کوششوں اور جدد جہد پر گھر لیوں زندگی کا انتشار اور گھروں والوں کی بے راہ روی گھنٹوں اور نسٹوں میں پانی پھیر دیتا ہے پھر وہ سچے جو گھر کی زندگی اور تربیت سے بڑے اثرات قبول کر لیتے ہیں کوئی نظام تعلیم ان کی اصلاح نہیں کر سکتا، اگر ماں اور گھر والوں کا تعادن کسی دینی درس گاہ یا اخلاقی تہذیب کو حاصل نہیں تو اس کو اپنی کوششوں میں کا میابی نہیں حاصل ہو سکتی۔

## ابو حسن علی ندوی

سالانہ جتنہ

- \* بڑائے ہندوستان: — ۶۰ روز پر
- \* غیر ملکی ہوائی ڈاک: — ۲۵ رامکی ڈاک
- \* نیشمارہ: — ۸۰ روز پر

پتھر: ماہنامہ حضوان ۱۹۵۲ء، ۲۷ میں علی لدن گوئن روڈ، لکھنؤ (انڈیا)

# اس پہنچ کو گل نہ ہو گئے

## مہماں اعلیٰ

ان سب حقیقوں کے پیش نظر عرصے سے اس کی سخت ضرورت محسوس پیدا ہی تھی کہ مسلمان خواتین اور مسلمان اٹکیوں کے لیے کوئی ای سازمان نکالا جائے جو ان کے دل و دماغ کے لیے صحیح دینا غذاء ہیا کرے، ان کے دلوں میں دین کی محبت و عظمت اور آخوند کی اہمیت اور نکر پیدا کرے، ان کے سامنے یہیں بیسویں اور بادا عالم و عاضل عابد وزاہر مسلمان عورتوں کی زندگی کے نمونے اور کارنامے پیش کرے اور مسلمان اٹکیوں اور عورتوں کو ان کا بھولا ہر اسبیت اور زندگی کا وہ درج یا درلا تا پیسے جو سنگاہوں سے اوپر ہوتا جا رہا ہے۔